رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل

قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ... قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

نمبر ۷۲ | ۸ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۱۳- دسمبر بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گھٹنے کی درد میں افاقہ ہے:۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کو دو تین روز سے انفلوئنزا کی وجہ سے بخار اور زکام کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن کی اہلیہ خورد بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ احمدیوں کو اپنے ہاتھ سے مشقت کا کام کرنا چاہیے مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء نے ۱۳- دسمبر کو اندازاً قصبہ سے ایک ہزار شہتیریاں جلسہ سالانہ کی سٹیج کے لئے جلسہ گاہ میں خود اٹھا کر پہنچائیں۔ دیکھنے والوں کے لئے یہ ایک دلچسپ نظارہ تھا۔ کہ استاد اور شاگرد شہتیریاں اٹھائے جا رہے ہیں۔

تحریک جدید کی تشریح

رقم زدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۱- دوست اچھی طرح سمجھ لیں۔ کہ چندہ کی نئی تحریکیں جن کی میزان ساڑھے ستائیس ہزار بنتی ہے۔ اور جن کا مطالبہ گزشتہ خطبات میں جماعت سے کیا گیا ہے صرف پہلے سال کے لئے ہیں:

۲- یہ تحریکات نئے سرے سے تین سال تک پہلا سال ختم ہونے پر دوبارہ شائع ہوتی رہیں گی۔ صرف فرق یہ ہوگا۔ کہ آئندہ دو سالوں میں ساڑھے بائیس ہزار سالانہ کی تحریک کی جائے گی:

۳- جنہوں نے اس سال چندہ دیا ہے۔ یا اس کا وعدہ کیا ہے۔ وہ مجبور نہیں ہونگے۔ کہ آئندہ سالوں کی تحریکات میں ضرور حصہ لیں۔ یا اتنا ہی حصہ لیں جتنا اس سال لیا ہے بلکہ یہ انکے اخلاص اور انکی اسوقت کی مالی حالت پر منحصر ہوگا۔

۴- بہرحال اسوقت جو دوست چندہ لکھوا رہے ہیں یا لکھوائینگے۔ وہ اسی سال کا چندہ ہوگا۔ نہ کہ تینوں سالوں کا اس لئے جو دوست قسطوار چندہ کی رقم پوری کرنا چاہیں۔ ان کی قسطیں پہلے بارہ ماہ کے اندر ختم ہو جانی چاہئیں اور جو یکمشت دیں وہ سمجھ لیں کہ انہوں نے پہلے سال کی تحریک کا چندہ دیا ہے۔ نہ کہ تینوں سالوں کا۔ مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح

۹۵ خدمت جناب مرزا محمد شفیع صاحب عمدۃ الحکام چوک بازار لاہور LAHORE

ضروری اعلان قابل توجہ عہدہ داران جماعت

پنجاب کی ٢٧ - بڑی جماعتوں کے امراء یا پریزیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں ایک ضروری گشتی چٹھی مورخہ ٧ - نومبر ١٩٣٤ء کو میں نے بھجوائی تھی - اور درخواست کی تھی - کہ چٹھی پہونچتے ہی رسید سے مطلع فرمائیں - اور مورخہ ١٠ دسمبر تک اس چٹھی کا مکمل جواب مجھے بھجوا کر ممنون فرمائیں لیکن مجھے افسوس ہے - کہ اس وقت تک صرف پندرہ جماعتوں کی طرف سے اطلاع ملی ہے - جن میں سے تین جماعتوں نے صرف چٹھی کی رسید دی ہے - اور باقی جماعتوں نے مکمل جواب دیا ہے - ان جماعتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس اعلان کے ذریعے مندرجہ ذیل جماعتوں کے امراء یا پریزیڈنٹ صاحبان کی فوری توجہ اپنی چٹھی کے جواب کی طرف مبذول کراتا ہوں - امید ہے - کہ عہدہ داران جلد توجہ فرمائیں گے -

(١) - چک $\frac{6}{11}$ ضلع منٹگمری
(٢) - سیالکوٹ -
(٣) - کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ
(٤) - ہجکہ متصل بھیرہ -
(٥) دیپال پور -
(٦) - سرگودھا -
(٧) - فیروز پور
(٨) - گورداسپور -
(٩) - ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
(١٠) راولپنڈی
(١١) کریام
(١٢) کھاریاں
(١٣) پاکپٹن
(١٤) لاہور
(١٥) گجرات
(١٦) موہن وال
(١٧) سرگودھا
(١٨) کیمل پور
(١٩) پٹیالہ
(٢٠) خوشاب
(٢١) امین آباد
(٢٢) چک ٥٦٥ ضلع لائلپور

خاکسار یوسف علی - پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح

کس کس رقم سے تحریک جدید میں شمولیت کیجا سکتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

١ - چار تحریکات ہیں - دو کے لئے سو سو اور دو کے لئے پچاس پچاس کی رقم آسودہ حال لوگوں کے لئے مقرر ہے - پس جو شخص کم سے کم حصہ پوری مقدار پر لینا چاہے - یا لے سکتا ہو - اسے تین سو روپیہ یا اس سے زائد پہلے سال کی تحریک میں چندہ دینا چاہیئے ؀

٢ - جو شخص اس قدر توفیق نہ رکھتا ہو - وہ سو روپیہ کسی ایک مد میں چندہ دے کر باقی مدات میں تھوڑی تھوڑی رقوم دے کر ساری تحریکات کے ثواب میں حصہ لے سکتا ہے ؀

٣ - تیسرے درجہ پر یہ بھی ہو سکتا ہے - کہ سو روپیہ سب تحریکات میں دیدے ؀

٤ - جو لوگ آسودہ حال نہیں یا جنکی موجودہ حالت اچھی نہیں - وہ سو سے کم بھی چندہ دے سکتے ہیں یہ لوگ اگر پورا حصہ لینا چاہیں - تو یوں لے سکتے ہیں - کہ دس دس کی دونوں تحریکات میں بیس بیس اور پانچ پانچ کی دونوں تحریکوں میں دس دس کی رقوم ادا کر دیں - یہ ساٹھ روپیہ ہوا - اس سے کم توفیق والے دوست ہر تحریک میں دس دس اور پانچ پانچ دے کر تیس روپیہ کی رقم سے اس میں شامل ہو سکتے ہیں ؀

٥ - جو لوگ سب تحریکوں کے ادنےٰ درجہ میں بھی شامل نہ ہو سکیں - وہ تین یا دو - یا ایک میں بھی حصہ لے سکتے ہیں یعنے خواہ دونوں دس دس اور دونوں پانچ والیوں میں سے کوئی سی تین یا دو یا ایک جسکی توفیق ہو اسمیں شامل ہو جائیں

٦ - قادیان کے غرباء اس طرح بھی کر رہے ہیں - کہ اگر اکٹھے دس یا پانچ نہیں دے سکتے تو دس دس - پانچ پانچ مل کر ایک روپیہ ماہوار یا آٹھ آنہ ماہوار ڈالکر ہر ماہ میں قرعہ ڈال لیتے ہیں - اور اس کی رقم قرعہ والے کے نام سے جمع کرا دیتے ہیں - لیکن ان لوگوں کے لئے بھی اسوقت نام اور رقم لکھوانا ضروری ہے

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حال کے خطبات میں جو مالی مطالبات مختلف رنگوں میں احباب جماعت سے کئے گئے ہیں - اُن کے متعلق تحریک اور خط و کتابت اور حساب و کتاب رکھنے کا کام چودھری برکت علی خان صاحب سرانجام دیں گے - جو آڈیٹر صدر انجمن ہیں ؀

یہ خطبات جس قدر اہمیت رکھتے ہیں - اسے مدنظر رکھتے ہوئے یقین ہے - کہ احباب چودھری صاحب موصوف کی تحریکات پر مستعدی اور سرگرمی سے تعاون فرمائیں گے -

ناظر بیت المال - قادیان

حج کو جانے والے احباب کو اطلاع

اس سال جدہ کا حج کا ارادہ ہے انشاء اللہ ٤ جنوری کو کراچی سے جہاز پر سوار ہونگا - اگر کوئی اور احمدی بھائی جانے والے ہوں - تو اطلاع دیں - خاکسار جمعدار عبد اللہ خان پنشنر دوالمیال ضلع جہلم ؀

جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے سائیکلوں پر سفر

لودی پور شاہجہان پور سے جانب شرق کھنود دریا سے پار شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک موضع ہے - بلکہ قرب کے لحاظ سے شہر کا ایک محلہ - وہاں کے تین احمدی نوجوان بائیسکلوں پر گزشتہ شنبہ کو دارالامان کے قصد سے روانہ ہوئے ہیں - جس شہر میں پہونچیں - احباب انہیں شب بسر کرنے کا اپنے پاس موقعہ دیں - ان کے امیر کا نام سید شوکت علی اور باقی دونوں کے نام کریم الدین و حمید الدین ہیں - خاکسار (مفتی) محمد صادق -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۷۳ | قادیان دار الامان مورخہ ۸ رمضان ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

دھمکیوں کے جعلی خطوط

اخبار "زمیندار" کی فتنہ پردازیوں میں ایک اور اضافہ

اخبار "زمیندار" جماعت احمدیہ کے خلاف جن شرارتوں اور فتنہ پردازیوں میں مصروف ہے۔ ان میں اس نے مزید اضافہ کرتے ہوئے نہایت ہی شرمناک اور قابل مذمت طریق یہ اختیار کیا ہے۔ کہ وُہ اس قسم کے جعلی اور مصنوعی خطوط نہایت اشتعال انگیز عنوانات کے ماتحت شائع کر رہا ہے جن میں بقول اس کے مولوی ظفر علی صاحب کو قتل کی دھمکیاں دی گئی ہیں۔ اس سے "زمیندار" کی ایک غرض تو یہ ہے۔ کہ عوام کو اشتعال دلا کر ہر جگہ کے احمدیوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنائے۔ ان کی جان و مال پر قاتلانہ حملے کرائے ان کی عزت و آبرو کو نقصان پہونچائے۔ ان کے لئے جینا دوبھر کر دے۔ اور دوسری غرض یہ ہے۔ کہ مولوی ظفر علی صاحب کو بہت بڑے خطرہ میں گھرا ہوا ظاہر کر کے لوگوں کے جذبات ہمدردی کو اکسائے۔ اور روپیہ کی وصولی کے لئے مختلف رنگوں اور مختلف طریقوں سے جو اپیلیں کر رہا ہے۔ ان کو مؤثر بنائے۔ چنانچہ ۳۰۔ نومبر کے پرچہ میں اس نے

"حضرت مولانا ظفر علی خاں سے ایمان کی قیمت کا مطالبہ۔ اور ایک میرزائی کی طرف سے قتل کی دھمکی" وغیرہ عنوانات سے کراچی کا ایک خط۔ لکھنے والے کا نام۔ اور اس کا پورا پتہ لکھ کر شائع کیا ہے۔ اس کے بعد اسی قسم کا ایک اور خط ۸ دسمبر کے پرچہ میں کراچی کا ہی اس نے درج کیا ہے۔ اور اس پر بھی نام اور پتہ وغیرہ لکھا ہے۔

ہم نے پہلے خط کے شائع ہونے پر ہی لکھ دیا تھا۔ کہ "اس خط کا ایک ایک لفظ اس کا انداز تحریر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس میں غلط بیانی یہ سب باتیں ایسی ہیں۔ جو اسے لازمی طور پر مصنوعی اور جعلی ثابت کر رہی ہیں"

یہی بات ہم پورے وثوق اور یقین کے ساتھ دوسرے خط کے متعلق بھی کہتے ہیں اوّل تو اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے واقف کوئی احمدی کسی کی جان لینے اور قتل کرنے کی اس طرح دھمکی دینا جائز ہی نہیں سمجھتا اور جس فعل کو ہر ایک احمدی ناجائز قرار دیتا ہو۔ اس کا ارتکاب کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا کیونکر گوارا کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ان خطوط کے انداز تحریر سے بھی صاف ظاہر ہے۔ کہ وُہ قطعاً کسی احمدی کے لکھے ہُوئے نہیں ہیں"۔ "زمیندار" نے ایک طرف تو ان خطوط کی بنا پر یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ "یہ قادیانی حضرت مولانا کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ اب آپ کی خیر نہیں۔ کیونکہ آپ نے قادیانیت کی پُرزور مخالفت شروع کر دی ہے۔ اب اس خواب کے مطابق آپ کا پیٹ چھرے سے چاک کر دیا جائے گا۔"

(زمیندار ۳۰۔ نومبر)

پھر لکھا ہے۔ "دو قادیانی حضرت مولانا کو شہید کرنے کے لئے مقرر کر دیئے گئے ہیں یہ انہی فدائیوں میں سے ہونگے جن سے حال میں خلیفہ قادیان نے

تحریک چندۂ جدید میں حصہ لینے والے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

مجھے معلوم ہُوا ہے۔ کہ تحریک جدید کے چندوں کو بہت سے دوستوں نے سمجھا نہیں ؛

(۱) بعض خیال کرتے ہیں۔ کہ مالدار سے مُراد وُہ ہے جس نے روپیہ جمع رکھا ہُوا ہو۔ ایسا مالدار مسلمانوں میں شاذ ہوتا ہے۔ جو شخص اس دھوکے میں ہے۔ وُہ اپنے رب کے پاس جائے گا اور اپنے کو تہی دست پائے گا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اسے نعمت دی۔ اور اس نے قدر نہ کی ؛

۲۔ بعض خیال کرتے ہیں۔ کہ جماعت کے کارکن تحریک کریں گے۔ تو ہم حصہ لکھا دیں گے۔ یاد رکھیں گے۔ انہیں یاد رہے۔ کہ اگر ان کی جماعت کے کارکُن سست ہیں۔ یا خود حصہ نہ لینے کے سبب سے تحریک کو دبا رہے ہیں۔ تو یہ جواب خدا تعالےٰ کے سامنے کافی نہ ہوگا۔ ہر مومن خدا تعالےٰ کے سامنے خود ذمہ وار ہے

۳۔ جماعتوں کو عادت ہے۔ کہ وُہ اکٹھا چندہ بھجواتی ہیں۔ اس لئے جو کارکن جماعت میں تحریک کر کے مشترکہ فہرستیں نہ بھجوا سکیں۔ ان کا دیانتدارانہ فرض ہے۔ کہ جماعت میں اعلان کر دیں۔ کہ ہم نے یہ کام نہیں کرنا جس نے بھجوانا ہو۔ براہ راست بھجوا دے ہم جماعت کی اکٹھی لسٹ نہیں بھجوانی چاہتے ؛

۴۔ بعض آسُودہ حال اسراف کی عادت کیوجہ سے بڑی قربانی نہیں کر سکتے۔ اور وُہ لوگوں کی شرم سے تھوڑا حصہ بھی نہیں لیتے۔ یہ شرم انہیں اور بھی زیادہ نیکی سے محرُوم کر دے گی ؛

۵۔ کوئی دوست اس چندہ کی تحریک کے لئے دُوسرے پر اصرار نہ کریں۔ ہاں جو کارکن یا کارکنوں کی سستی کی صورت میں غیر کارکن ثواب حاصل کرنا چاہتے ہوں وُہ ہر اک سے پوچھ لیں۔ کہ کیا وُہ حصہ لینا چاہتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر لینا چاہتا ہے۔ تو لکھنا۔ جو خدا تعالےٰ کے نزدیک مجبُور ہے۔ اسے دق نہ کرو۔ اور جو شیطان کے ہاتھوں مجبوُر ہے اُسے اور زیادہ شرمندہ نہ کرو۔ یاد رکھو۔ یہ خدا تعالےٰ کا کام ہے۔ اور ہو کر رہے گا ؛

قضائے آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا

مرزا محمُود احمد خلیفۃ المسیح

موت پر بیعت کی ہے" (زمیندار ۱۲ دسمبر)

مگر دُوسری طرف ان "فدائیوں" کے جو خطوط پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ وُہ کسی معمُولی سے معمُولی احمدی کے بھی لکھے ہُوئے نہیں ہوسکتے۔ کُجا یہ کہ ایسے "فدائیوں" نے لکھے ہوں۔ جو کسی کی جان لے کر اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو چکے ہوں۔ مثلاً پہلے خط کا یہ فقرہ کوئی احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسُوب نہیں کرسکتا کہ "اللہ جلشانہٗ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ کہ میری کوئی کتاب ضبط نہ ہوگی۔ قرآن میں مجھ سے وعدہ ہو چکا ہے۔ کہ انا نزلنا وانا لہٗ لحافظون" اول تو قرآن کریم کی یہ آیت ہی نہیں۔ دُوسرے حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی یہ نہیں فرمایا۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ دُنیا کی کوئی طاقت آپ کی تحریرات کے ایک شوشہ کو بھی محو نہیں کرسکتی۔ لیکن آپ کی زندگی میں نہ کبھی آپ کی کسی تحریر کے ضبط کرنے کا سوال پیدا ہُوا۔ اور نہ آپ نے کبھی اس کے متعلق کچھ فرمایا۔ پس جو شخص ایک خود ساختہ آیت کی بناء پر حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ایسی بات منسُوب کرتا ہے جو آپ نے کبھی نہیں فرمائی۔ اس کی احمدیت معلُوم ۔

دُوسرا خط جس "فدائی" کی طرف منسُوب کیا گیا ہے۔ اور جسے "زمیندار" نے موت پر بیعت کرنے والوں میں سے قرار دیا ہے۔ اس میں اس مصنُوعی فدائی نے حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر "جناب حضرت مرزا غلام احمدؐ آف قادیان" "جناب مرزا غلام احمد آف قادیان" "مرزا غلام احمدؐ آف قادیاں" اور "مرزا غلام قادیانی" کے الفاظ سے کیا ہے۔ گویا تین چار سطروں میں ہی اس کی ساری فدائیت اور عقیدت ختم ہو گئی۔ اور "مرزا غلام قادیانی" لکھنے پر اتر آیا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں بالفاظ "زمیندار" جس شخص کو قتل کرنے کے لئے وُہ اُٹھا۔ اور جس کا خاتمہ ۱۱ر دسمبر کو اس نے بتایا تھا۔ اسے قتل کرنے کی اطلاع دیتا ہُوا "جناب مولانا ظفر علی خاں" "مولانا ظفر علی خاں" کے الفاظ سے مخاطب کرتا ہے۔ کیا جس شخص سے اتنی نفرت ہو۔ کہ اسے قتل کرنے کی تیاری کی جارہی ہو۔ اسے اسی رنگ میں مخاطب کیا جاتا ہے۔ اور جس کی خاطر قتل کرنا ہو اس کا اس رنگ میں ذکر کیا جاتا ہے۔ جس رنگ میں "زمیندار" کے پیش کردہ خط میں کیا گیا ہے۔

پس یہ خط بھی بالکل جعلی ہے۔ اور احمدیت کے بدباطن۔ اور کمینہ خصلت اشخاص کی کارستانی ہے۔ ابتدا ہی طبیعت پر زور ڈال کر "جناب حضرت مرزا غلام احمدؐ" لکھدیا گیا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کے ساتھ "جناب" لکھنے کا طریق جماعت احمدیہ میں رائج ہی نہیں ہے اور کوئی لکھا پڑھا احمدی یہ نہیں لکھا کرتا۔ لیکن اس طرح جو نقاب اوڑھا گیا تھا۔ وُہ چند ہی سطور کے بعد اتر گیا۔ اور "مرزا غلام قادیانی" پر بات آرہی۔ یہ الفاظ خدائی چھوڑ کوئی معمولی احمدی حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق سننا بھی پسند نہیں کرتا۔ کُجا یہ کہ خود استعمال کرے۔

ان خطوط کے جعلی ہونے کے متعلق یہ ایک دو باتیں بطور مثال پیش کی گئی ہیں۔ ورنہ ان کے ایک ایک لفظ سے ان کا مصنوعی ہونا ظاہر ہے۔ لیکن ان کی بناء پر ایک طرف تو "زمیندار" حد درجہ کی فتنہ پردازی اور کذب بیانی کرتا ہُوا عوام کو احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال دلا رہا۔ حتے کہ ان کی طرف سے اس قسم کے اعلان شائع کر رہا ہے۔ کہ "ایک مرزائی کا وُہ خط جو اس نے اپنے خبث باطنی کا ثبوت دیتے ہُوئے مولانا ظفر علی خاں صاحب کو لکھا ......

...... بغور پڑھا ہے۔ اسے پڑھ کر مجھے یقین کامل ہوگیا ہے۔ کہ قادیانی کیڑوں مکوڑوں کے اب پر نکلنے شروع ہو گئے ہیں۔ انشاء اللہ عنقریب ہم آغوش مرگ ہو جائیں گے"۔ اور دوسری طرف یہ لکھ رہا ہے۔ کہ

"اگر حکومت نے قادیانیوں کے ان خطرناک عزائم کے بطلان کے لئے جلد مؤثر ترین تدابیر اختیار نہیں کیں۔ تو ایک خطرناک فتنہ کا دروازہ کھل جائے گا۔ جو بعد میں کسی طرح بھی بند نہ ہوسکے گا۔ اور ہندوستان کا امن و سکون خطرہ میں پڑ جائے گا" (زمیندار ۳۰۔ نومبر)

اگر "زمیندار" دیدہ دانستہ جعلی خطوط کی بناء پر جماعت احمدیہ کے خلاف شورش انگیزی کا مرتکب نہیں ہو رہا۔ اور سچ مچ سمجھتا ہے۔ کہ جو خطوُط اس نے شائع کئے ہیں۔ وُہ احمدیوں نے ہی لکھے اور بھیجے ہیں۔ تو کیوں ان کے عکس نہیں شائع کردیتا۔ یا ان کو پولیس کے حوالے نہیں کرتا۔ جب ان پر نام اور پتے موجُود ہیں۔ تو پولیس بآسانی تحقیقات کرسکتی ہے۔ اور بہت جلد صحیح نتیجہ پر پہونچ سکتی ہے۔ مگر ہم خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ "زمیندار" قطعاً اس بات کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس کے شائع کردہ خطوُط سراسر جعلی اور بناوٹی ہیں۔ اور محض جماعت احمدیہ کے خلاف شورش پھیلانے۔ اور فساد کرانے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ ان دونوں خطوُط کا کراچی سے آنا بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس شرارت کا اڈا کراچی میں ہے۔ اور احمدیوں کی طرف اس لئے منسُوب کئے گئے ہیں۔ کہ ان کو ظلم و ستم کا شکار بنایا جائے اور اس طرح اس فتنہ کو پھیلایا جائے۔

ہم یہ بات خوب اچھی طرح واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام کی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے رُو سے ہم قطعاً جائز نہیں سمجھتے۔ کہ کسی کی جان و مال پر حملہ کیا جائے۔ اور اس رنگ میں اسے نقصان پہونچایا جائے۔ خواہ وُہ سلسلہ کا کتنا ہی بدترین دشمن ہو۔ اور خواہ شرافت و انسانیت سے بالکل عاری ہو کر نقصان رسانی میں معروف ہو۔ ایسے لوگوں کی امن شکن اور خلاف قانون فتنہ پردازیوں اور شرارتوں کا انسداد کرنا حکومت کے ذمہ ہے۔ یا رُوحانی پہلو سے اس خدائے قہار کے سپرد۔ جو ظالموں اور جفاکاروں کو جلد یا بدیر کیفر کردار کو پہونچاتا ہے۔ اور ہمیشہ اپنے مظلوم اور ستم رسیدہ بندوں کی امداد کرتا ہے۔

پس "زمیندار" جو بار بار یہ الزام لگا رہا ہے۔ کہ احمدی مولوی ظفر علی صاحب کو قتل کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں یہ محض جھُوٹ اور صریح کذب بیانی ہے۔ اور "زمیندار" جو کچھ پیش کر رہا ہے۔ وُہ سراسر جعلی اور مصنوعی ہے۔

"زمیندار" کی حمایت میں "عظیم الشان جلسہ" کی حقیقت

بڑے زور و شور کے اعلانات کے بعد ۹ر دسمبر کو "زمیندار" نے اپنی حمایت میں جو جلسہ منعقد کیا۔ اس کی حقیقت اسی سے ظاہر ہے۔ کہ اس کے لئے کوئی صدر بھی دستیاب نہ ہو سکا۔ اور آخر کار مولوی ظفر علی صاحب کو خود ہی فرائض صدارت ادا کرنے پڑے۔ اور خود ہی انہوں نے لمبی چوڑی تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بدزبانی کرنے پر سارا زور صرف کر دیا۔ زیادہ سے زیادہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اور چودھری افضل حق صاحب نے کسی قدر ان کا ہاتھ بٹایا۔ اور جلسہ کا خاتمہ ہوگیا۔ جلسہ کے حاضرین بالفاظ معاصر "سیاست" "صرف اتنے ہی جمع ہُوئے۔ جتنے کسی سانڈے کا تیل بیچنے والے حکیم۔ یا ٹوکرے میں بند کرکے چھُری مارنے والے مداری کے مجمع میں لوگ جمع ہوتے ہیں"۔

"آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کی نمائندگی کا دعوےٰ کرنے والے "زمیندار" کی حمایت میں منعقد ہونے والے جلسہ کی یہ حالت بتاتی ہے۔ کہ سمجھدار اور شریف مسلمانوں میں "زمیندار" اور احراریوں کی جو اس کی حمایت میں چوٹی سے لے کر ایڑی تک کا زور لگا رہے ہیں۔ ایک کوڑی بھی قدر و قیمت نہیں ہے۔ کچھ آوارہ گرد اور فتنہ پرداز لوگ ہیں۔ جن کے بل بوتے پر "زمیندار" اور احراری اچھل کُود رہے ہیں۔ مگر تابکے۔

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعود کے علمی معجزہ کے متعلق "العدل" کے لنگ عذرات

کچھ عرصہ ہؤا۔ "الفضل" میں ایک مضمون شائع ہؤا تھا۔ جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسا علمی معجزہ عطا فرمایا ہے۔ کہ بڑے بڑے علماء کہلانے والے اور تحصیل علوم متداولہ میں اپنی عمریں صرف کرنے والے بار بار کے چیلنجوں کے باوجود آپ کے مقابلہ سے عاجز رہے۔ گجرانوالہ کے ایک اخبار "العدل" نے اس کے خلاف ایک مضمون شائع کیا۔ مگر اپنا وُہ پرچہ نہ بھیجا۔ اب ایک دوست کے ذریعہ اس کے دیکھنے کا اتفاق ہؤا۔ تو اس کا جواب لکھا جاتا ہے

"العدل" کا اعتراض

مضمون نگار نے لکھا ہے:۔ "مرزا جی کی حیثیت کیا موجودہ زمانہ کے علماء میں۔ اور کیا اس وقت کے علماء میں جبکہ مرزا جی بقید حیات تھے۔ محض ایک مبتدی کی تھی۔ علمائے اسلام میں سے کسی نے بھی ایک لمحہ کے لئے علمی لحاظ سے مرزا جی کو قابل خطاب نہ سمجھا۔ مجھ جیسا تک بند شاعر آج اگر علامہ سر محمد اقبال کو چیلنج دے کر میرے ساتھ شاعری میں مقابلہ کرو۔ تو ظاہر ہے۔ کہ میں گو لاکھ اشتہار شائع کروں۔ ڈاکٹر اقبال کبھی میری ایسی لغویت کا جواب نہ دیں گے خود ہمارے گجرات میں ایک جاہل شاعر امام الدین نامی نے خروج کیا ہے۔ اور ان کا دعوےٰ زبانی نہیں۔ بلکہ کئی اشتہا کے ذریعہ انہوں نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ ہندوستان کا کوئی شاعر میرا مقابلہ کرے۔ انہوں نے علامہ اقبال کی بے بدل تصنیف بانگ درا کے مقابل میں بانگ دہل بھی لکھ ماری، اپنے آپ کو موجد ادب اور بانیٔ ادب کہتے ہیں۔ لیکن کیا کوئی بھی عقل سلیم رکھنے والا انسان ایک لمحہ کے لئے بھی یہ باور کر سکتا ہے۔ کہ جناب امام الدین صاحب واقعی یکتائے روزگار شاعر ہیں۔ مجھ جیسا نحیف و زار خواہ بار بار گاماں پہلوان رستم زمان کو کشتی کے لئے للکارے۔ لیکن گاماں چونکہ میری شخصیت اور طاقت و شہ زوری کا واقف ہے۔ وُہ میرے مقابلہ پر آنا ہی اپنی توہین اور بدنامی سمجھیگا"۔

علماء نے حضرت مسیح موعود کے مقابلہ پر پورا زور لگایا

گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو چیلنج علمائے زمانہ کو علمی مقابلہ کے لئے دیئے۔ وُہ اس واسطے علماء نے قبول نہ کئے۔ کہ ان کے نزدیک چیلنج دینے والا مبتدی تھا۔ اور وُہ آپ سے علمی مقابلہ کرنا اپنی ہتک سمجھتے تھے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا واقعی علماء نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ پر آنا اپنی ہتک قرار دیتے ہوئے آپ کو درخور اعتنا اور قابل خطاب نہ سمجھا۔ اور کیا انہوں نے واقعی آپ کو مخاطب نہ کیا۔ کون نہیں جانتا۔ کہ علماء کہلانے والوں نے اپنا تمام زور تحریر و تقریر حضورؑ کے مقابلہ پر صرف کر دیا۔ اپنے تمام رسوخ اور اثر کو آپ کے خلاف استعمال کرنے میں معروف رہے اور آپ کو زک دینے کے لئے جائز و ناجائز کی تمیز بھی اڑا دی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جو لوگ علماء کہلاتے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگیاں مخالفت کے لئے وقف کر رکھی تھیں۔ اخبارات۔ رسائل۔ کتب۔ اشتہارات۔ پمفلٹ۔ ٹریکٹ اس قدر کثیر تعداد میں آپ کے خلاف شائع کئے گئے۔ کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ پھر زبانی تقریریں ۔ اور گفتگوئیں جو خلاف کی جاتی تھیں۔ ان کی تو کوئی حد ہی نہیں۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ علماء کہلانے والے آپ کو قابل خطاب سمجھتے تھے۔ اور آپ کی ہر بات کی تردید کرنے میں پورا زور لگاتے رہے۔ پس صاف ظاہر ہے۔ کہ علمی مقابلہ کے چیلنج کو منظور نہ کرنے کی وجہ یہ نہ تھی۔ کہ علماء اسے اپنی شان کے خلاف سمجھتے تھے۔ بلکہ یہ تھی۔ کہ اسے قبول کرنے کی ان میں ہمت ہی نہ تھی۔ مگر تعجب ہے۔ اخبار "العدل" آج ہمیں یہ سُنا رہا ہے۔ کہ علماء نے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قابل خطاب نہ سمجھا۔ اس واسطے مقابلہ پر نہ آئے۔ اگر یہی بات تھی۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ علماء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی بات کے بھی خلاف نہ کھڑے ہوتے۔ اور آپ کے دعاوی کی طرف مطلق توجہ نہ کرتے۔ کیا ایسا ہؤا۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر چیلنج قبول نہ کرنے کی جو وجہ "العدل" نے پیش کی ہے۔ اس کی عذرِ گناہ بدتر از گناہ سے زیادہ وقعت نہیں۔

"العدل" کا دُوسرا اعتراض

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصیدہ اعجازیہ کے متعلق چیلنج کا ذکر کرتا ہؤا مضمون نگار "العدل" لکھتا ہے:۔

"یہ برائے نام قصیدہ اعجازیہ پیش کرتے وقت مرزا جی نے چند یوم کی مہلت دی۔ اور مدت معین کر دی تھی۔ کہ اتنے دنوں کے اندر اندر کوئی عالم اس کا جواب دے۔ بلکہ ان کے قصیدہ کی طرح عربی عبارت لکھی ہو۔ پھر اس کا اردو میں ترجمہ ہو۔ اور کتابی صورت میں چھپا ہوا بھی ہو۔ اور چھپ کر رجسٹری ہوکر ڈاک خانہ کی معرفت ان کو مل بھی جائے۔ اب فرمایئے چند دنوں کے اندر اندر تو کتابت بھی ختم نہیں ہوسکتی۔ کم سے کم تین دن تو رجسٹری شدہ خط ارسال کرنے اور وصول کرنے کے لئے درکار ہوتے ہیں۔ خود مرزا جی نے کئی مہینے راتیں جاگ جاگ کر اپنے تن کا لہو خشک کیا۔ پھر اسی کا ترجمہ کیا۔ اور چھپوایا۔ لیکن تماشا یہ ہے۔ کہ مقابلہ کرنے والوں کے لئے وقت کی قید لگا دی"

حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں اعتراض کا جواب

ان الفاظ میں جو اعتراضات کئے گئے ہیں۔ ان سب کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر میں موجود ہے۔ جو حضورؑ نے اس قصیدہ کے متعلق رقم فرمائی۔ اس لئے وُہی پیش کی جاتی ہے :۔

حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب سے اگر صرف کتاب اعجاز المسیح کی نظیر طلب کی جائے۔ تو وُہ اس میں ضرور کہیں گے کہ کیونکر ثابت ہو۔ کہ ستر دن کے اندر یہ کتاب تالیف کی گئی ہے۔ اور اگر وُہ یہ حجت پیش کریں۔ کہ یہ کتاب دو برس میں بنائی گئی ہے۔ اور ہمیں بھی دو برس کی مہلت ملے۔ تو مشکل ہوگا کہ ہم صفائی سے ان کو ستر دن کا ثبوت دے سکیں۔ ان وجوہات سے مناسب سمجھا گیا کہ خدا تعالیٰ سے یہ درخواست کیجائے۔ کہ ایک سادہ قصیدہ بنانے کیلئے روح القدس سے مجھے تائید فرمائے جس میں مباحثہ مد کا ذکر ہو۔ تا اس بات کے سمجھنے کیلئے وقت نہ ہو۔ کہ وُہ قصیدہ کتنے دن میں تیار کیا گیا ہے۔ سو میں نے دُعا کی۔ کہ اے خدائے قدیر مجھے نشان کے طور پر توفیق دے کہ ایسا قصیدہ بناؤں۔ اور وُہ دعا میری منظور ہوگئی۔ اور روح القدس سے ایک خارق عادت مجھے تائید ملی۔ اور وُہ قصیدہ پانچ دن میں ہی میں نے ختم کر لیا۔ . . . . یہ ایک عظیم الشان نشان ہے۔ جس کے گواہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب ہیں۔ کیونکہ قصیدہ سے خود ثابت ہے۔ کہ یہ ان کے مباحثہ کے بعد بنایا گیا ہے۔ اور مباحثہ ۲۹۔ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ہوا۔ اور ہمارے دوستوں کے واپس آنے پر ۸۔ نومبر کو اس قصیدہ کا بنانا شروع اور ۱۲ نومبر کو مع اس اُردو عبارت کے ختم ہو چکا تھا" صفحہ ۳۵-۳۶

"کئی مہینے راتیں جاگ جاگ کر" قصیدہ لکھنے کا جو لغو اعتراض "العدل" نے کیا تھا۔ مندرجہ بالا سطور میں اس کی تردید ہوگئی۔ باقی رہے کتابت وغیرہ ختم نہ ہوسکنے کے اعتراضات۔ ان کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اس سے کم عرصہ میں جو آپ نے مخالفین کو مقابلہ کے لئے دیا۔ اور قادیان ایسی دُور افتادہ بستی میں جہاں کتابت اور

طباعت کے سامان۔ اور انتظامات بمقابلہ دیگر شہروں کے بہت کم تھے۔ ایسا قصیدہ رقم فرمایا۔ تو دُوسروں کی طرف سے "العدل" کا یہ عذر پیش کرنا کہ اس قلیل مدت میں سرانجام دینا مشکل تھا۔ سراسر لغو اور بے بنیاد ہے۔

"العدل" کا ایک اور عذر لنگ

پھر کہا گیا ہے۔ کہ کم سے کم تین دن تو رجسٹری شدہ خط کے ارسال کرنے اور وصول کرنے میں درکار ہوتے ہیں" مگر یہ بھی عذر لنگ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چیلنج دیتے وقت ڈاک کا وقت علیحدہ مجرا دیا تھا۔ چنانچہ تحریر فرمایا۔ "مَیں نے ان لوگوں کی حالت پر رحم کر کے اتمام حجت کے طور پر پانچ دن ان کے لئے اور زیادہ کر دیئے ہیں۔ اور ڈاک کے دن ان دنوں سے باہر ہیں۔ پس ہم جھگڑے سے کنارہ کرنے کے لئے تین دن ڈاک کے فرض کر لیتے ہیں یعنی ۱۷-۱۸-۱۹ نومبر ۱۹۰۲ء۔ ان دنوں تک بہرحال ان کے پاس جابجا یہ قصیدہ پہونچ جائے گا۔ اب ان کی اصل میعاد ۲۰ نومبر سے شروع ہوگی" (اعجاز احمدی صفحہ ۹)

پس یہ ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ قصیدہ اس سے کم عرصہ میں لکھا جو مقابلہ کرنے والوں کے لئے مقرر فرمایا۔ اسی عرصہ میں اس کی کتابت۔ طباعت اور جلد وغیرہ کا کام انجام دیا۔ اور پھر مقابلہ کرنے والوں کو ڈاک کے دن علیحدہ مجرا دیئے۔

علماء کو یہ چیلنج یقیناً پہونچا تھا

پھر یہ بھی کہا گیا ہے کہ "آج مرزائی یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ مرزا جی نے علماء کو چیلنج دیا۔ کہ وُہ سامنے آئیں۔ لیکن ان کے پاس کیا ثبوت ہے، کہ مرزا جی کا چیلنج اس وقت کے جید علماء تک پہونچا۔ کیا مرزا جی نے رجسٹری کر کے اپنا چیلنج اس وقت کے علماء کو ارسال کیا۔ اور انہوں نے رجسٹری وصول کی ۔۔۔۔۔۔ کیا ثبوت کہ مرزا جی کا اعلان ان تک پہونچا۔ اور انہوں نے مقابلہ میں آنے سے گریز کیا۔"

یہ عذر بھی دیگر عذرات کی طرح واقعات سے عمداً اغماض کا نتیجہ ہے۔ اگر فی الواقعہ کوئی عالم کہلانے والا اس مقابلہ کے لئے اس لئے میدان میں نہ آسکا۔ کہ اسے وقت مقررہ کے اندر چیلنج موصول نہ ہُوا تھا۔ تو اس کا فرض تھا کہ اعلان کر دیتا۔ کہ مرزا صاحب نے چیلنج دیا۔ مگر مجھے اس سے اطلاع نہ دی۔ اگر مجھے اطلاع مل جاتی۔ تو میں ضرور اس کا جواب لکھتا اور اب لکھنے کے لئے تیار ہُوں۔ لیکن کسی کا بھی یہ نہ کہنا صاف ظاہر کر رہا ہے۔ کہ کسی کے لئے یہ عذر کرنے کی گنجائش ہی باقی نہ رہی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قاعدہ تھا کہ آپ اپنی ایسی تصانیف جن میں کسی کو مقابلہ کے لئے بلایا جاتا خصوصیت کے ساتھ بصیغہ رجسٹری جلد از جلد مخاطبین کو بھجوا دیتے۔ چنانچہ اس چیلنج کے متعلق بھی حضور نے اعجاز احمدی صفحہ ۹۰ پر رقم فرمایا ہے۔ کہ "انشاء اللہ ۱۶ نومبر ۱۹۰۲ء کی صبح کو یہ رسالہ اعجاز احمدی مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس بھیجدونگا۔ جو مولوی سید محمد سرور صاحب لے کر جائیں گے۔ اور اسی تاریخ یہ رسالہ ان تمام صاحبوں کی خدمت میں جو اس قصیدہ میں مخاطب ہیں۔ بذریعہ رجسٹری روانہ کر دُونگا۔"

پس جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ التزام تھا تو آج "العدل" کا یہ کہنا کہ "کیا ثبوت ہے مرزا جی کا چیلنج اس وقت کے جید علماء کو پہونچا؟" بالخصوص ایسی صورت میں کہ کسی مخاطب عالم نے نہ حضور کی زندگی میں یہ عذر کیا۔ اور نہ آج تک کسی نے یہ سوال اٹھانے کی ضرورت سمجھی۔ نہایت نامعقول بات ہے۔

مخالفین جواب کیوں نہ لکھ سکے

"العدل" کے تمام عذرات کو رد کرنے کے بعد یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ اس چیلنج کا جواب نہ لکھنے کی وجہ صرف اور صرف یہی تھی۔ کہ کسی کو لکھنے کی جُرأت ہی نہ تھی۔ مخالفین میں سے کوئی اس کا اہل نہ تھا۔ اور یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور مؤید من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ حضور نے پیش از وقت صاف طور پر لکھ دیا۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان۔ اور رُوح القدس کی تائید خاص سے لکھا گیا ہے۔ اور کوئی مخالف اس کا جواب نہیں لکھ سکیگا۔ چنانچہ حضور کے متحدیانہ الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"چونکہ میں یقین دل سے جانتا ہُوں۔ کہ خدا کی تائید کا یہ ایک بڑا نشان ہے۔ تا وُہ مخالف کو شرمندہ اور لاجواب کرے۔ اس لئے میں اس نشان کو دس ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ مولوی ثناء اللہ صاحب اور اس کے مددگاروں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ .... دیکھو۔ میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ کہ آج کی تاریخ سے اس نشان پر حصر رکھتا ہوں۔ اگر میں صادق ہوں۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں صادق ہوں تو کبھی ممکن نہیں ہوگا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے تمام مولوی پانچ دن میں ایسا قصیدہ بنا سکیں اور اُردو مضمون کا رد لکھ سکیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ان کے قلموں کو توڑ دیگا اور اُن کے دلوں کو غبی کر دیگا (صفحہ ۳۷) پھر فرماتے ہیں: "اگر بیس دن میں جو دسمبر ۱۹۰۲ء کی دسویں کے دن کی شام تک ختم ہو جائیگا۔ انہوں نے اس قصیدہ اور اُردو مضمون کا جواب چھاپ کر شائع کر دیا۔ تو یوں سمجھو۔ کہ میں نیست و نابود ہوگیا۔ اور میرا سلسلہ باطل ہوگیا۔ اس صورت میں میری تمام جماعت کو چاہیئے۔ کہ وُہ مجھے چھوڑ دیں۔ اور قطع تعلق کر لیں۔" (صفحہ ۹۰)

عجیب بات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ الفاظ سے معاملہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ حضور نے اس قدر غیرت دلانے والے الفاظ میں مخالفین کو مقابلہ پر آنے کے لئے کہا۔ کہ اگر علماء کہلانے والوں کے بس میں ہوتا۔ تو وُہ کبھی اس سے دریغ نہ کرتے۔ بھلا غور تو کرو۔ جو لوگ روز و شب اس فکر میں لگے ہوں۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے۔ آپ کے سلسلہ کو معدوم اور آپ کو ناکام کیا جائے۔ جو اس کے لئے کتابوں پر کتابیں اور اشتہاروں پر اشتہار شائع کر رہے ہوں۔ سٹیجوں اور منبروں پر آٹھوں پہر گلا پھاڑ پھاڑ کر چیختے اور چلاتے رہتے ہوں۔ انہیں اگر ایسا آسان صورت کامیابی کی ہاتھ آجاتی۔ کہ وقت مقررہ کے اندر صرف ایک قصیدہ تحریر کر کے اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکیں اور لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس جانے۔ اور آپ پر ایمان لانے سے روک سکیں۔ اور وُہ اپنے اندر اس کی اہلیت پاتے۔ تو کیوں ایسا نہ کرتے۔ پس اصل بات یہی ہے۔ کہ کسی کو اس کی طاقت ہی نہ تھی۔ اور یہ فی الواقعہ حضور علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیر احمدی مولویوں کی طرف سے اس قصیدہ کا جواب لکھے جانے کو اپنے کذب کا معیار ٹھہرایا۔ پھر بھی کوئی نہ لکھ سکا۔

علماء کی علمی شان کی توہین

"العدل" نے لکھا ہے۔ کہ "اس وقت بھی ایک سے زیادہ عربی خواں لوگوں نے اس قصیدہ کے پرخچے اڑا دیئے۔ اور مطبوعہ قصیدہ کے سرورق سے لے کر آخری صفحہ تک کی غلطیاں دنیائے ادب کے سامنے پیش کر دیں۔" لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب یہ قصیدہ ایسا ہی عامیانہ تھا۔ جیسا کہ "العدل" ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تو پھر "علمائے کرام" نے اس قدر آسان کام کر کے بزعم خویش مخلوق خدا کو گمراہی اور ضلالت سے کیوں نہ بچا لیا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نعوذ باللہ ایسے معمولی حیثیت رکھنے کے باوجود "علماء کرام" نے اور ہزاروں طرح آپ کے ساتھ مقابلے کئے۔ اور اپنی بلند علمی شان سے نیچے اتر کر اس قدر توہین سینکڑوں بار گوارا کی۔ اور اس قصیدہ کی غلطیاں نکالنے کی کوشش کرتے وقت بھی انہیں یہ خیال نہ آیا۔ کہ وُہ ایک مبتدی کے اغلاط بیان کر کے اپنی علمی شان کو بٹہ لگا رہے ہیں۔ تو قصیدہ کا جواب لکھنے کے لئے خصوصیت کے ساتھ اپنے علمی مقام کے وقار کا خیال کیوں اس قدر سختی کے ساتھ ان کا دامنگیر ہُوا۔ وُہ جہاں سینکڑوں بار "یہ توہین" برداشت کر چکے تھے۔ وہاں ایک بار اور کر لیتے۔ اور اس روز کے جھگڑے کا خاتمہ کر دیتے۔ پس یہ سب باتیں ثبوت ہیں اس امر کا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ کے مقابل پر علماء کی طرف سے قصیدہ نہ لکھنے کی وجہ یہی ہے۔ کہ وُہ لکھ ہی نہ سکتے تھے۔ اگر وُہ لکھ سکتے۔ تو ضرور لکھتے۔ ... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قبل از وقت اس قدر پُر زور اور متحدیانہ الفاظ میں یہ تحریر فرما دینا کہ علماء ایسا نہیں کر سکیں گے۔ ثبوت ہے اس بات کا کہ آپ مامور من اللہ اور مؤید من اللہ تھے۔

گوشوارہ کارگذاری جماعتہائے انصار اللہ اکتوبر ۱۹۳۴ء

نام جماعت	تعداد انصار اللہ	تعداد تعلیمی جماعتیں	تعداد افراد زیر تبلیغ	اشتہارات و پمفلٹ	پبلک یا معمولی جلسے	تعداد دعوت	دیہات زیر تبلیغ	نو مبایعین
قادیان محلہ دارالرحمت	یوں تو محلہ کے تمام احباب تبلیغ کرتے ہیں۔ لیکن خاص تبلیغ کے لئے انصار اللہ قائم کی گئی ہے۔ جس میں نوے افراد شامل ہیں۔ اس ماہ میں ۱۳۷ افراد نے تبلیغ کی۔ انصار اللہ کے چار اجلاس ہوئے ایک تلونڈی جھنگلاں میں جلسہ کیا گیا۔ احراریوں کے جلسہ کے ایام میں دوستوں نے لوگوں تک احسن طریق سے پیغام حق پہنچایا۔ ایک شخص نے بیعت کی۔							
قادیان حلقہ مسجد اقصیٰ	۷۵	۰	۰	۲۰۰	۵	۲	۱	x
دینگورلہ	۳	۲	۱۹	۵۳۰	۰	۲	۳	۰
آہنہ	۱۵	۱	۱۱۴	۳۳	۰	۰	۴	۰
سیکھواں	۹	۰	۰	۰	۰	۰	۳	۰
سارچور	۴	۰	۶	۰	۱	۰	۷	۰
چک نمبر ۳/۱۱-۱۰ ایل منٹگمری	۱۴	۴	۲۱۰	-	۴	۳	۸	۰
لودہ چپ	۵	۰	۳۰	۲۵	۸	۵	۳	۳
جہلم	۱۴	۲	۷۰	۰	۰	۴	۱	۰
فیروزپور	۸	۲	۰	۴۰۰	۰	۰	۰	۰
محمود آباد	۸	۳	۴۴	۰	۰	۰	۴	۰
بٹالہ	۸	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰
ٹوپی	۱۵	۰	۴	۳۴	۰	۰	۴	۰
ملکوال	۵	۰	۴	۴۰	۰	۰	۳	۰
اٹھوال	۲۰	۲	۴۶	۲۴	۰	۰	۸	۱
تہال	۸	۲	۰	۱۲	۰	۰	۵	۰
گوجرانوالہ	۲۰	۳	۲۱۰	۲۴	۷	۰	۲	۰
بھاکا بھٹیاں	۱۲	۳	۳۰۹	۲۰	۵	۰	۹	۰
حافظ آباد	۲۵	۰	۱۶	۰	۰	۰	۴	۰
پیرکوٹ	۳۵	۱	۴۶	۰	۰	۰	۵	۰
پریم کوٹ	۱۴	۳	۲۰۰	۰	۱	۰	۷	۰
ڈہرانجہا	۶	۴	۲۶	۶۲	۴	۰	۲	۰
باڈرہ	۱۶	۰	۶	۷۰	۱	۲	۱۱	۰
سری نگر	۱۴	۳	۴۰	۰	۳	۰	۱۴	۱۲
بچوں کی انصار اللہ گوجرہ	۱۰	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰
لنشٹہ	۲۴	۰	۴۲	۶۰	۰	۰	۰	۲
پاک پٹن	۳	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰۰
بھوپٹی	۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱
کریام	۱۶	۴	۱۶۰	۱۲	۰	۵	۱۰	۰
بوتالی	۱	۰	۱۲	۳۰	۰	۰	۳	۰
ادرحمہ	۱۱	۱	۱۰	۶	۰	۳	۳	
موبنگی	۳	۰	۲۶	۱۱۰	۰	۰	۵	۰
صالح نگر	۱۰	۰	۱۱۹	۰	۰	۰	۴	۰
پھواکھالی	۱۲	۰	۱۵	۰	۱	۰	۴	۰
شاہجہانپور	۶	۴	۱۰	۲۰	۰	۰	۱	۰
چک نمبر ۲۷ الف سندھ	۴	۵	۱۱	۱۵۰	۰	۱	۵	۳
احمدی پور	۹	۴	۶۰	۴۰	۱	۰	۸	۰
لائل پور	۲۲	۳	۱۱۷	۱	۰	۰	۲	۰
ننکانہ صاحب	۳	۰	۱۸	۵	۰	۰	۱	۱
پٹیالہ	۶	۱	۱۴	۵۵	۱	۱	۱	۰
مانسہ	۴	۰	۱۳	۵۵	۰	۰	۳	۰
بیری	۲۲	۰	۷	۰	۰	۰	۰	۰
عزیزپور ڈگری	۵	۰	۶۵	۰	۰	۰	۶	۰
نواب شاہ	۳	۰	۱۱	۱۵۰	۰	۰	۱	۰
گجرات	۳	۱۵	۰	۷	۰	۷	۰	۰
دہرم کوٹ	۱۳	۵	۱۲	۱	۱	۱	۱	۰
حیدرآباد	تبلیغ باقاعدہ کی جاتی ہے۔ یہاں ۳۳۰۰ کی تعداد میں مختلف قسم کے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔							
چک نمبر ۵۶۵	تبلیغ بذریعہ ٹریکٹ کی جاتی ہے اس ماہ میں ۲۴ عدد ٹریکٹوں کے ذریعہ سے ۷۰ اشخاص کو پیغام حق پہنچایا گیا۔							
کراچی	ٹریکٹ "کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں" سارے سندھ میں تقسیم ہوا اچھا اثر ہوا۔ ۰۰ اغیر احمدی متعلق زیر تبلیغ اصحاب کو بذریعہ بک پوسٹ بھیجا گیا۔							
خانپور ہزارہ	یہاں تبلیغ خوب ہو رہی ہے۔ بہت سے لوگ زیر تبلیغ ہیں۔							

ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان

چندہ کشمیر ریلیف فنڈ اور احمدی جماعتیں

ماہ نومبر میں چندہ کشمیر ریلیف فنڈ بذریعہ میاں احمد الدین صاحب زرگر تین سو ساٹھ روپیہ داخل ہو چکا ہے۔ ان احباب کرام کا جنہوں نے ان کے ساتھ تعاون کیا شکریہ ادا کرتے ہوئے ذیل میں جماعتوں کی فہرست دی جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منشا ہے۔ کہ میاں احمد الدین صاحب کی طرح چندہ کشمیر ریلیف فنڈ کا کام کرنے والے احباب اپنے نام پیش کریں۔ تا اس مد کی آمد میں کم سے کم اتنی ترقی ہو سکے۔ کہ اس وقت کے اخراجات کو کفائت کر سکے پس دوسرے احباب بھی اس کام کے لئے اپنا نام پیش کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب حاصل کریں۔ لاہور ۱۶/- لائل پور ۱۳/- ٹوبہ ٹیک سنگھ ۵/ گوجرہ ۲۶/- شورکوٹ ۱/- جھنگ گھیانہ ۱۷/- سرگودہا ۵۰/- چھاؤنی شاہپور ۱۳/- خوشاب ۱۹/- میانی گھوگھیاٹ ۱۸/- ملکوال ۸/- بھیرہ ۹۰/- چک نمبر ۹۸ شمالی ۱۰/- چک نمبر ۹۸ ۲۵/- چک نمبر ۹۹ ۱۵/-

(انچارج کشمیر ریلیف فنڈ۔ قادیان)

ہندوستان بھر میں سیرۃ النبی کے کامیاب جلسے

دہلی میں جلسہ

۲۵ نومبر پریڈ گراؤنڈ میں جلسہ سیرت النبی زیر صدارت جناب خواجہ حسن نظامی صاحب منعقد ہوا۔ حاضری چار ہزار سے زائد تھی۔ جس میں ہر مذہب و ملت کے تعلیم یافتہ لوگ شریک تھے۔ لالہ ہریش چند صاحب جونیر وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی سید اشتیاق حسین صاحب ایم اے پروفیسر۔ لالہ گردہاری لال صاحب اسسٹنٹ سکرٹری میونسپل کمیٹی اور ماسٹر محمد حسن صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا پر احسانات اور بنی نوع انسان سے آپ کی ہمدردی پر نہایت عالمانہ اور دلچسپ تقریریں کیں۔

آخر میں صاحب صدر نے اس قسم کے جلسوں کی بہت تعریف کی۔ اور بیان کیا۔ کہ مختلف مذاہب کے پیروان کے قلوب سے غلط فہمیوں کو دور کر کے ان میں محبت پیدا کرنے کا یہ بہترین ذریعہ ہیں۔ اور حاضرین کو تلقین کی۔ کہ پیشوایان مذاہب کی عزت کیا کریں۔ جلسہ نہایت ہی کامیابی کے ساتھ رات کے ½ ۱۰ بجے ختم ہوا۔

جلسہ سے ایک روز قبل لوگوں کو جلسہ میں شمولیت سے روکنے کے لئے ایک اشتہار شائع ہوا تھا۔ مگر کسی نے اس کی پرواہ نہ کی۔ صاحب صدر کو روکنے کی بڑی سخت کوشش کی گئی مگر انہوں نے اس پاک تقریب سے علیحدہ رہنے سے صاف انکار کر دیا۔ خاکسار:۔ عبد الحمید

لائل پور میں جلسہ

لائل پور میں ۲۵ نومبر جلسہ سیرت النبی کے دو اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس میں چوہدری عصمت اللہ خان صاحب وکیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے کئی پہلو نہایت خوبصورتی سے پیش کئے۔ ازاں بعد قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریق تبلیغ پر روشنی ڈالی۔

رات کے اجلاس میں شیخ عبد الرب صاحب نو مسلم نے ایک مبسوط مضمون پڑھا۔ ان کے بعد سردار کشمیرا سنگھ صاحب پرنسپل خالصہ انٹرمیڈیٹ کالج لائل پور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر ایک نہایت ہی قابل قدر اور مبسوط تقریر کی۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق حسنہ۔ زہد و اتقا کا شاندار الفاظ میں ذکر فرمایا۔ نیز بتایا کہ کسی مذہبی رہنما کا کیرکٹر دیکھنا ہو۔ تو اس انقلاب کو دیکھنا چاہیئے جو وہ قوم کے کیرکٹر میں پیدا کرتا ہے۔ اس کے بعد شیخ عبد الرزاق صاحب بیرسٹر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازدواجی زندگی پر روشنی ڈالی۔ یہ اجلاس خصوصیت سے کامیاب رہا۔ ہندو اور سکھ اصحاب کثرت سے شریک ہوئیں۔

لائل پور میں مستورات کا جلسہ

مستورات کا جلسہ ۱۱ بجے صبح "مسجد فضل" میں زیر صدارت محترمہ کرتار دیوی صاحبہ اہلیہ مسٹر بالکنت صاحب پروفیسر زراعتی کالج منعقد ہوا۔ جس میں احمدی اور غیر احمدی مستورات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازدواجی زندگی اور حضور کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مضامین پڑھے۔ مسز بالمکند صاحبہ نے جلسہ کی غرض و غایت کا نہایت تعریفی الفاظ میں ذکر کیا اور اس امر پر نہایت خوشی کا اظہار کیا کہ احمدی تمام مذاہب کے بزرگوں کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ایسے جلسوں کو باہمی اتحاد اور غلط فہمیوں کے ازالہ کا ذریعہ قرار دے کر توجہ دلائی۔ کہ تمام مذاہب کی مستورات کو ایسے جلسوں میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ خاکسار: محمد یوسف

برگونہ (بنگال) میں جلسہ

ضلع باریسال کے مشہور بندر برگونہ میں جلسہ سیرۃ النبی بصدارت مولوی عبد الحلیم صاحب ایم۔ اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول منعقد ہوا۔ جس میں قاضی خلیل الرحمٰن صاحب بی اے۔ بی۔ سی۔ ایس۔ جامینی کانتو مجمدار صاحب ہیڈ ماسٹر گرلز سکول۔ نیجیلشور رائے صاحب تحصیلدار۔ سراج الدین صاحب بی۔ اے سیکنڈ ماسٹر ہائی سکول اور مسلم ہائی سکول کے مولوی صاحب نے تقاریر کیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت ہی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ خاکسار:۔ قاضی خلیل الرحمٰن

جلسہ مستورات راولپنڈی

زیر صدارت پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی مستورات کا جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ غیر احمدی بہنیں بھی کثرت سے شریک ہوئیں۔ تلاوت اور نظموں کے بعد حمیدہ بیگم صاحبہ۔ زبیدہ خاتون صاحبہ۔ اقبال بیگم صاحبہ۔ خدیجہ بی بی صاحبہ۔ فضل بی بی صاحبہ۔ پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں اور اخلاق فاضلہ و طریق تبلیغ پر تقاریر کیں۔

راولپنڈی میں جلسہ

انجمن احمدیہ راولپنڈی کے زیر اہتمام ضلع بھر میں قریباً پچاس جلسے "سیرت النبیؐ" کے منعقد ہوئے۔ ان سب میں اہم اور شاندار وہ جلسہ تھا۔ جو مرکزی طور پر کمپنی باغ میں منعقد ہوا۔ شہر میں منادی کرنے کے علاوہ "محمد رسول اللہ" کے جلی حروف سے ایک نہایت دلکش۔ اور دیدہ زیب پوسٹر چھپوا کر چسپاں کیا گیا بذریعہ سلائیڈ بھی تشہیر کی گئی۔ اور حسب پروگرام جلسہ ٹھیک ۳ بجے زیر صدارت مسٹر اے۔ ڈی۔ اظہر صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ڈپٹی کنٹرولر آف ملٹری اکاؤنٹس شروع ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد مسٹر ترلوک چند صاحب محروم بی۔ اے ہیڈ ماسٹر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عدیم النظیر رواداری کو منظوم کر کے سنایا۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔ محروم صاحب سے پنجاب کا علمی طبقہ خوب واقف ہے۔ باوجود جلسہ سے ایک دن پہلے فرمائش کئے جانے کے انہوں نے اپنا حق خوب ادا کیا۔ اس کے بعد مسٹر ڈیوڈسن ایم۔ اے (مسیحی) پروفیسر آف ہسٹری گارڈن کالج نے انگریزی زبان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے وفات تک کے حالات بیان کئے جو بلحاظ زبان اور واقعات کے نہایت لطیف تھے۔ اور پبلک بہت محظوظ ہوئی۔ بعدہٗ مسٹر کے۔ سی۔ ورمانی (آریہ سماج) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید پرستی پر اور بت پرستی کے استیصال پر دلچسپ تقریر کی۔ ان کے بعد بخشی برنس نگھ پوری ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی (سابق پروفیسر ہسٹری گارڈن مشن کالج) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت ایمانیہ اپنی رسالت پر یقین۔ اور اسلامی جمہوریت کے متعلق انگریزی زبان میں تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد مسٹر جگت رام صاحب بی۔ اے آنرز نے اپنا لکھا ہوا مضمون پڑھا۔ آخر میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ جو حسن اتفاق سے اس دن راولپنڈی میں موجود تھے۔ ان سے تقریر کے لئے عرض کیا گیا۔ جس کو منظور فرماتے ہوئے انہوں نے نہایت عالمانہ تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازدواجی زندگی کے متعلق کی۔ حاضرین تمام خواندہ۔ اور تعلیم یافتہ تھے۔ الحمد للہ کہ جلسہ بڑی کامیابی سے ختم ہوا۔ خاکسار:۔ ایم اے ایاز

پٹواکھالی (بنگال) میں جلسہ

حسب الارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ یوم النبی کا جلسہ زیر صدارت بابو بھو میش چندر سین منصف منعقد ہوا۔ بابو بینوئے بھوشن داس گپتا۔ ڈپٹی مجسٹریٹ۔ مولوی قاضی عبد الغفور صاحب میرج رجسٹرار۔ بابو شوشلند رپہاری سین گپتا مختار عدالت۔ مولانا ظل الرحمٰن صاحب احمدی مشنری اور مولوی خلیل الرحمٰن صاحب سب ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز نے تقاریر

خریداران الفضل جن کا چندہ ختم ہے

جلسہ سالانہ پر ادا فرمائیں

اس فہرست میں ہر خریدار اپنا اپنا نام دیکھ لے۔ اور مہربانی فرما کر چندہ الفضل کا جلسہ سالانہ پر ادا فرمائیں وہ احباب بھی اپنی اپنی یاد تازہ کر لیں۔ جو جلسہ پر چندہ ادا کرنے کا وعدہ کرتے رہے ہیں۔ جو اصحاب چندہ ادا نہ فرمائینگے۔ ان کے نام جنوری کے پہلے ہفتے میں وی پی ہوگا۔ اور انتظاری آنے پر اخبار تا وصولی قیمت امانت رکھا جائے گا۔ (مینیجر)

نمبر خریداری	نام
۲۳	ڈاکٹر فتح الدین صاحب
۵۷	صادق حسین صاحب
۶۱	چوہدری غلام احمد صاحب
۸۹	ڈاکٹر محمد منیر صاحب
۱۳۴	شیخ محمد حسین صاحب
۱۵۰	بابو محمد افضل صاحب
۱۷۲	بابو عبد الرحمن صاحب
۱۷۶	مولوی عبد العزیز صاحب
۲۱۳	بابو محمد عثمان صاحب
۲۱۴	احسان الحق صاحب
۲۵۵	منشی عنایت علی صاحب
۲۵۸	بابو اکبر علی صاحب
۲۷۵	حاجی غلام احمد صاحب
۲۸۶	مولوی غلام علی صاحب
۳۶۵	منشی حامد حسین صاحب
۴۵۴	مولوی رفیع الدین صاحب
۴۶۴	مرزا حسین بیگ صاحب
۵۰۲	محمد سلیمان صاحب
۵۰۹	شیخ محمد حسین صاحب
۵۵۷	جناب منظور احمد صاحب
۶۱۶	چوہدری غلام سرور صاحب
۶۲۰	غلام محی الدین خانصاحب
۶۶۹	راجہ علی محمد صاحب
۷۳۸	میاں فضل الٰہی صاحب
۷۹۳	مولوی عمر الدین صاحب
۸۳۰	محمد ایوب خانصاحب
۸۷۰	مولوی نیاز محمد صاحب
۸۸۲	بابو ظہور الحسن صاحب
۱۰۴۰	منشی غلام حسین صاحب
۱۱۴۱	میاں محمد صاحب
۱۱۵۳	بابو محمد عبد الغفور صاحب
۱۱۶۵	حاجی عبد القدوس صاحب
۱۲۸۵	چوہدری غلام جیلانی خانصاحب
۱۲۹۲	چوہدری علی شیر صاحب
۱۲۲۷	مفتی گلزار محمد صاحب
۱۲۳۰	بابو محمد شفیع صاحب
۱۴۷۷	ایم۔ اے رشید صاحب
۱۴۸۶	غازی الدین صاحب محمد یوسف صاحب
۱۵۱۴	منشی محمد حسین شاہ صاحب
۱۵۱۵	سید حبیب اللہ شاہ صاحب
۱۵۴۰	بابو حیات محمد صاحب
۱۶۲۹	چوہدری عبد الرحمن صاحب
۱۶۲۸	جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب
۱۶۳۰	میاں محمد علی صاحب
۱۶۹۰	محمد عبد الحمید صاحب
۱۷۲۲	چوہدری عبد المالک صاحب
۱۷۳۱	سید عباس علی شاہ صاحب
۱۷۸۸	سید طفیل محمد صاحب
۱۸۲۶	عبد الستار صاحب
۱۸۲۸	منشی بلند خان صاحب
۱۹۹۵	سردار خان صاحب
۲۱۷۲	عنایت اللہ خانصاحب
۲۱۷۴	میر کلیم اللہ صاحب
۲۲۰۴	دی کینٹنشل موٹر ہوس
۲۲۰۵	چوہدری محمد حیات صاحب
۲۲۰۶	میر حسن صاحب
۲۲۰۷	ڈاکٹر محمد شفیع صاحب
۲۲۱۸	چوہدری نور الدین صاحب
۲۲۲۹	نصیر احمد صاحب
۲۲۷۶	محمد عبد الرشید صاحب
۲۴۴۰	شیخ عبد الحمید صاحب
۲۴۹۸	عنایت حسین صاحب
۲۵۰۸	مولوی نظام الدین صاحب
۲۶۳۲	وزیر علی صاحب
۲۶۶۱	ایم۔ اے رشید صاحب
۲۷۲۰	میر الٰہی بخش صاحب
۲۷۳۷	حاجی میر الٰہی بخش صاحب
۲۷۴۷	چوہدری [illegible] محمد صاحب
۲۷۶۰	میاں احمد الدین صاحب
۲۷۶۹	عبد الرب صاحب
۲۷۸۷	مہدی حسن صاحب
۲۹۱۷	محمد حسین صاحب
۲۹۴۱	ڈاکٹر پیر بخش صاحب
۳۱۲۰	بقاء اللہ صاحب
۳۱۵۸	شیخ عبد المالک صاحب
۳۲۴۷	روشن الدین صاحب
۳۴۲۰	منشی عبد العزیز صاحب
۳۴۷۹	قریشی عبد المجید صاحب
۳۴۸۶	سید احمد صاحب
۳۵۲۹	شمس الدین صاحب
۳۵۸۳	خواجہ عبد الرحمن صاحب
۳۵۹۶	مظفر الدین صاحب
۳۶۷۲	ڈاکٹر محمد یوسف صاحب
۳۷۰۶	چوہدری مولا بخش صاحب
۳۷۷۹	بابو محمد امین صاحب
۳۹۰۵	بابو مولا بخش صاحب
۳۹۹۳	میاں احمد صاحب
۴۰۱۱	شیخ محمد کرم الٰہی صاحب
۴۰۱۲	چوہدری فضل الٰہی صاحب
۴۰۱۶	شیخ فضل الرحمن صاحب
۴۰۲۲	جلال الدین صاحب
۴۱۳۰	بابو غلام حسین صاحب
۴۱۷۱	اقبال حسین صاحب
۴۱۳۳	سوبہ خان صاحب
۴۲۰۵	ملک محمد حنیف صاحب
۴۲۱۸	خان صاحب برکت علی صاحب
۴۲۷۶	ملک غلام رسول صاحب
۴۳۲۶	خیر الدین سراج
۴۶۶۹	سید غلام رسول صاحب
۴۷۷۱	بابو احمد خان صاحب
۴۸۱۶	علی حسن صاحب
۴۹۲۵	چوہدری عبد الرحیم صاحب
۵۱۴۷	محمد تقی صاحب
۵۲۱۴	بابو امرات اللہ صاحب
۵۲۴۳	محبوب عالم صاحب
۵۲۶۵	ڈاکٹر رحیم بخش صاحب
۵۲۸۱	مولوی محمد کریم صاحب
۵۳۰۶	عبد اللطیف صاحب
۵۳۶۷	محمد اسمٰعیل صاحب
۵۴۸۰	محمد عبد اللہ صاحب
۵۵۰۷	برکت علی صاحب
۵۵۷۱	چوہدری بشیر احمد صاحب
۵۵۸۰	چوہدری عبد اللہ خان صاحب
۵۵۹۶	مولوی رحمت اللہ صاحب
۵۶۹۴	مولوی نور محمد صاحب
۵۹۴۹	چوہدری علی بخش صاحب
۶۰۲۶	رسالدار حاکم علی صاحب
۶۰۳۱	شیخ عبد اللہ غلام محمد صاحب
۶۱۰۴	مولا بخش صاحب
۶۱۲۰	گلزار احمد صاحب
۶۱۲۲	عبد الرشید صاحب
۶۳۲۱	بابو محمد عالم صاحب
۶۳۶۰	سردار بہادر خانصاحب
۶۳۶۷	الہ الدین صاحب
۶۳۸۲	مرزا غلام حیدر صاحب
۶۴۳۶	بابو احمد جان صاحب
۶۵۱۱	ایم غلام مصطفیٰ صاحب
۶۵۹۲	محمد خان صاحب
۶۵۹۴	سید سردار شاہ صاحب
۶۶۵۸	کریم بخش صاحب

ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب مولوی ظفر علی کی نظر میں

جسے کل "ٹھنڈے دل و دماغ کا گورنر" کہا گیا۔ اُسے آج "سخت گیر حاکم" اور "مطلق العنانی کے نقائص" سے پُر بتایا جارہا ہے۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ مولوی ظفر علی صاحب نے ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کو "ٹھنڈے دل و دماغ کا گورنر" قرار دیکر اور یہ کہکر کہ "زمیندار" سے جو ضمانت طلب کیگئی ہے۔ وہ کسی بڑے دباؤ کا نتیجہ ہے۔ اپنے خیال میں ان کی بہت بڑی تعریف کی تھی۔ لیکن وہ شخص جو گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے کا عادی ہو۔ اور جس کی شان میں "پولیٹیکل گرگٹ" کے نام سے ایک ضخیم کتاب تصنیف ہو چکی ہو۔ اُسے تعریف کو مذمت سے بدلنے میں کیا دیر لگتی ہے۔ چنانچہ چند ہی روز کے بعد مولوی ظفر علی نے اسی منہ سے جس سے گورنر پنجاب کو "ٹھنڈے دل و دماغ کا گورنر" قرار دیا تھا۔ ذرہ بھی جھجک اور شرم محسوس کئے بغیر یہ کہدیا۔ کہ "سر ہربرٹ ایمرسن نے جو روش دوسرے اخبارات سے عموماً اور "زمیندار" سے خصوصاً روا رکھی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ایک سخت گیر حاکم ہیں اور ایک سخت گیر حاکم کیلئے میرے دل میں محبت کے جذبات فوارے نہیں اُبل سکتے" (زمیندار ۱۱ دسمبر) اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے "سر ہربٹ ایمرسن میں مطلق العنانی کے نقائص ہیں"۔

گویا وہی گورنر جو چند ہی روز قبل مولوی ظفر علی کے نزدیک نہایت ٹھنڈے دل و دماغ کا تھا۔ آج اُسے "سخت گیر حاکم"۔ اور "مطلق العنانی کے نقائص" رکھنے والا بتایا جارہا ہے۔ اس سے جہاں یہ ثابت ہے۔ کہ مولوی ظفر علی کو رنگ بدلنے میں ذرا بھی دیر نہیں لگتی۔ اور اس میں وہ قطعاً شرم و حیا محسوس نہیں کرتا۔ وہاں وہ ہر اس شخص کی مذمت کرنے اور اس کے خلاف بکواس کرنے میں بھی نہایت بیباک ہے جس کے آگے بیسیوں دفعہ ناک رگڑ چکا ہو۔ اور آئندہ بھی مطلب کے وقت اسکی جوتیاں جھاڑنے کے لئے تیار بیٹھا ہو۔ جو شخص اس درجہ گرے ہوئے اخلاق اور رذیلانہ عادات کا مالک ہو۔ اس کی نہ تعریف و توصیف کسی کو کوئی فائدہ پہونچا سکتی ہے۔ اور نہ اسکی مذمت کچھ بگاڑ سکتی ہے۔

۶۷۴۵ غلام سرور صاحب
۶۷۷۴ مولوی سراج الدین صاحب
۶۰۸۶ عبدالرحیم صاحب
۶۸۲۸ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
۶۸۳۸ مہرالدین صاحب
۶۹۰۳ اے۔ایچ علیم صاحب
۶۹۷۰ ملک بہادر خان صاحب
۶۹۲۲ میر عبدالرحمٰن صاحب
۷۰۰۱ منشی روزی خان صاحب
۷۰۸۲ ولی اللہ صاحب
۷۰۹۸ نور محمد صاحب
۷۱۶۰ ایم مصائب خاں
۷۲۲۲ ایم موسیٰ رضا
۷۲۴۵ منشی رحیم الدین صاحب
۷۲۵۶ محمد اکبر صاحب
۷۳۵۵ ملک شیر بہادر خاں
۷۳۶۱ قاضی فضل الٰہی صاحب
۷۴۱۱ شیخ علی گوہر صاحب
۷۴۹۵ بابو محمد حنیف صاحب
۷۵۲۳ عبدالرحیم صاحب
۷۵۳۰ محمد ابراہیم صاحب
۷۵۴۳ عبدالمجید صاحب
۷۵۴۶ منشی محمد یعقوب صاحب
۷۶۸۷ چوہدری فیروز الدین صاحب
۷۷۲۵ ملک نادر خاں صاحب
۷۷۲۶ فیض احمد صاحب
۷۷۸۸ حکیم فضل الدین صاحب
۷۷۹۰ محمد صادق صاحب
۷۸۳۴ مولوی قدرت اللہ صاحب
۷۸۴۰ پیر عبدالغنی صاحب
۷۹۲۸ سید سعید احمد صاحب
۷۹۶۹ چوہدری لعل دین صاحب
۷۹۸۰ شیخ عبداللہ صاحب
۸۰۰۵ عطاالٰہی صاحب
۸۰۴۸ محمد احمد صاحب
۸۱۲۸ چوہدری عزیز اللہ خانصاحب
۸۱۴۰ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۸۱۷۵ ڈاکٹر کریم الدین صاحب
۸۱۵۶ شیخ غلام رسول صاحب

۸۲۲۰ شیر محمد صاحب
۸۲۴۲ ملک تجمل احمد صاحب
۸۲۶۲ محمد عبدالحق صاحب
۸۳۱۰ امام الدین صاحب
۸۳۱۹ محمد شفیع صاحب
۸۳۶۸ محمد شفیع صاحب
۸۳۸۷ ایم عطا بیگم صاحبہ
۸۳۸۸ مرزا جان عالم صاحب
۸۴۰۹ حکیم محمد یٰسین صاحب
۸۴۲۷ خواجہ حفیظ اللہ صاحب
۸۴۷۸ ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۸۵۰۸ شیخ عبدالحمید صاحب
۸۵۰۹ قاضی نور محمد صاحب
۸۵۱۵ چوہدری محمد بخش صاحب
۸۵۲۰ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب
۸۵۳۳ نصر اللہ خان صاحب
۸۵۸۶ ایچ حیدر صاحب
۸۶۰۳ ایف عبداللہ صاحب
۸۶۴۱ احمد الدین صاحب
۸۶۴۲ شیخ محمد حسین صاحب
۸۶۴۳ محمد اکبر صاحب
۸۶۴۶ ممتاز علی صاحب
۸۶۵۵ بشیر احمد صاحب
۸۶۷۴ سید محمود شاہ صاحب
۸۶۹۰ ملک غلام حسین صاحب
۸۷۴۶ چوہدری امداد علی صاحب
۸۷۵۵ چوہدری کریم بخش صاحب
۸۷۹۱ محمد عباس صاحب
۸۸۰۳ محمد یعقوب خانصاحب
۸۸۰۷ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب
۸۸۲۵ حاجی محمد ابراہیم صاحب
۸۸۳۸ شیخ مشتاق حسین صاحب
۸۸۸۶ فقیر محمد صاحب
۸۹۹۶ محبوب عالم صاحب
۹۰۵۹ میاں محمد سلطان صاحب
۹۰۹۳ چوہدری باغ دین صاحب
۹۱۰۲ فیض محمد صاحب
۹۱۰۳ ملک عبدالرحیم صاحب
۹۱۰۴ عنایت اللہ صاحب

۹۱۰۸ مولوی محمد خورشید عالم صاحب
۹۱۲۳ محمد حسین خاں صاحب
۹۱۲۷ محمد علی انور صاحب
۹۱۳۰ ملک عبدالحق صاحب
۹۱۴۸ سپرنٹنڈنٹ پولیس
۹۱۹۲ حاجی جلال الدین صاحب
۹۲۱۱ غلام محمد صاحب
۹۲۳۵ پروفیسر عبدالحق صاحب
۹۲۵۱ شیخ محمد عبداللہ صاحب
۹۲۸۷ غلام احمد صاحب
۹۳۱۱ میاں محمد عالم صاحب
۹۳۲۳ شیخ اسمٰعیل ابراہیم
۹۳۳۶ چوہدری عبدالغنی خانصاحب
۹۳۷۳ حکیم انوار حسین صاحب
۹۳۷۵ عبدالحکیم صاحب
۹۳۷۶ عبدالسلام صاحب
۹۳۸۲ محمد احمد صاحب
۹۳۸۵ غلام قادر صاحب
۹۳۸۶ مولوی اے آر خلیل الرحمٰن
۹۳۹۲ علی حمید خان صاحب
۹۳۹۸ چوہدری محمد شریف صاحب
۹۴۰۷ چوہدری اللہ رکھا صاحب
۹۴۱۱ محمد ابراہیم صاحب
۹۴۸۵ عنایت اللہ صاحب
۹۵۰۵ شیخ محمد حسین صاحب
۹۵۰۸ مستری محمد حسین صاحب
۹۵۲۶ خانصاحب عبدالعلیم صاحب
۹۵۷۰ چوہدری حسن محمد صاحب
۹۵۸۷ مولوی عبدالماجد صاحب
۹۵۹۷ ڈاکٹر اقبال علی صاحب
۹۶۰۰ محمد ابراہیم صاحب
۹۶۰۱ شیخ اقبال الدین صاحب
۹۶۰۷ محمد عبداللہ وسراج الدین
۹۶۰۸ چوہدری محمد اسحٰق صاحب
۹۶۰۹ بابو محمود احمد صاحب
۹۶۱۲ فیروز الدین صاحب
۹۶۱۸ شیخ دلاور علی صاحب
۹۶۲۰ چوہدری محمد دین صاحب
۹۶۲۲ لفٹیننٹ ہادی علی خاں

۹۶۲۳ غلام محمد صاحب
۹۶۲۶ شیخ میاں خان صاحب
۹۶۲۸ منشی محمد ابراہیم صاحب
۹۶۳۸ عنایت اللہ صاحب
۹۶۳۹ بہاءالحق صاحب
۹۶۴۶ سردار محمد نواز خانصاحب
۹۶۴۸ اللہ داد خان صاحب
۹۶۵۰ چوہدری خدا بخش صاحب
۹۶۶۲ چوہدری عبدالمجید خانصاحب
۹۶۷۶ سید محمد شاہ صاحب
۹۶۸۲ سردار شیر بہادر خانصاحب
۹۷۰۶ شیخ فضل حق صاحب
۹۷۲۵ عزیز الدین احمد صاحب
۹۷۴۰ غلام قادر خانصاحب
۹۸۰۹ محمد یوسف صاحب
۹۸۴۸ منشی عبدالسمیع صاحب
۹۸۴۹ نبی بخش صاحب
۹۸۶۳ عبدالواحد صاحب
۹۸۷۳ سردار بشیر احمد صاحب
۹۸۷۴ عبداللہ صاحب
۹۸۷۸ پیر غلام محی الدین صاحب
۹۸۸۱ صوفی علی محمد صاحب
۹۸۸۳ چوہدری مبارک احمد صاحب
۹۸۸۷ اے ایس میاں صاحب
۹۸۸۸ چوہدری فضل احمد صاحب
۹۸۹۲ محمد بخش صاحب
۹۸۹۷ ماسٹر عالم صاحب
۹۹۰۲ شیخ قمر الدین صاحب
۹۹۱۰ محمد الدین صاحب
۹۹۱۷ محمد عبدالرحمٰن صاحب
۹۹۲۴ محمد فضل کریم صاحب
۹۹۴۷ بابو عبدالغفور صاحب
۹۹۵۷ چوہدری نور محمد صاحب
۹۹۷۰ محمد رمضان عبداللہ
۹۹۷۸ حکیم عبدالصمد صاحب
۹۹۹۳ چوہدری عبدالجلیل خانصاحب
۱۰۰۰۱ سید سردار احمد صاحب
۱۰۰۴۳ نور محمد صاحب
۱۰۰۵۱ چوہدری نور محمد صاحب

۱۰۰۹۵ مولوی محمد شریف صاحب
۱۰۰۹۶ میاں نسیم حسین صاحب
۱۰۰۹۷ پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۱۰۲ چراغ الدین صاحب
۱۰۱۰۳ عزیز الدین صاحب
۱۰۱۰۴ چوہدری غلام علی صاحب
۱۰۱۰۵ چوہدری غلام حسین صاحب
۱۰۱۰۶ مولوی عبدالرحمٰن صاحب
۱۰۱۱۰ سید منصور شاہ صاحب
۱۰۱۱۱ سید عنایت حسین شاہ صاحب
۱۰۱۱۲ امیر جماعت احمدیہ ہرم کوٹ
۱۰۱۱۴ ہدایت اللہ صاحب
۱۰۱۱۵ عبدالوحید صاحب
۱۰۱۱۸ چوہدری غلام حسین صاحب
۱۰۱۲۰ سید غلام محمد صاحب
۱۰۱۲۵ چوہدری عبداللہ خانصاحب
۱۰۱۲۶ مولوی محمد علی صاحب
۱۰۱۲۸ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
۱۰۱۳۱ محمد رمضان احمد صاحب
۱۰۱۳۲ ملک حسن خان صاحب
۱۰۱۳۵ قمر النساء بیگم صاحبہ
۱۰۱۳۶ اظہر حسین صاحب
۱۰۱۳۷ ایم اے ایف رحمٰن صاحب
۱۰۱۳۸ میاں حیات محمد صاحب
۱۰۱۳۹ لال خان صاحب
۱۰۱۴۴ ملک علی محمد صاحب
۱۰۱۴۵ چوہدری غلام قادر صاحب
۱۰۱۴۶ فدا محمد صاحب
۱۰۱۴۸ چوہدری سردار خانصاحب
۱۰۱۵۱ ایم عبدالمجید صاحب
۱۰۱۵۰ حافظ عبدالعلی صاحب
۱۰۱۵۲ بابو محمد فضل کریم صاحب
۱۰۱۵۴ مشتاق احمد صاحب
۱۰۱۵۵ نصیر احمد صاحب
۱۰۱۵۶ چوہدری سردار خانصاحب
۱۰۱۶۲ عبدالکریم خان صاحب
۱۰۱۶۴ محمد ذکاء اللہ صاحب
۱۰۱۶۵ مولوی عبدالرحمٰن صاحب
۱۰۱۶۷ منشی گل محمد صاحب
۱۰۲۱۳ حاجی خواجہ محمد صدیق صاحب

۱۰۲۲۱ بابو فضل احمد صاحب
۱۰۲۴۹ ایم یعقوب خانصاحب
۱۰۲۵۳ چوہدری جان محمد صاحب
۱۰۲۵۸ ایم عطا محمد و محمد عبدالرحمٰن
۱۰۲۶۵ بابو سردار محمد صاحب
۱۰۲۶۹ محمد یوسف صاحب
۱۰۳۰۳ چوہدری عصمت اللہ صاحب
۱۰۳۰۶ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سانبے وال
۱۰۳۲۲ نور محمد صاحب
۱۰۳۳۱ مولوی نعمت اللہ صاحب
۱۰۳۴۳ چوہدری محمد تقی صاحب
۱۰۳۴۸ راجہ امیر خان صاحب
۱۰۳۵۲ غلام مرتضیٰ صاحب
۱۰۳۵۴ ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن
۱۰۳۵۵ محمد شریف بیگ صاحب
۱۰۳۵۶ عنایت اللہ صاحب
۱۰۳۵۷ عبدالحمید صاحب عارف
۱۰۳۵۸ ماسٹر حسن الدین صاحب
۱۰۳۵۹ ماسٹر علی محمد صاحب
۱۰۳۶۱ ایم یحییٰ عیسیٰ
۱۰۳۶۳ بی بی شکیلا
۱۰۳۶۴ حکیم شیخ محمد صاحب
۱۰۳۶۵ چوہدری غلام محمد صاحب
۱۰۳۶۶ محمد عارف صاحب
۱۰۳۶۷ ماسٹر غلام محمد صاحب
۱۰۳۷۰ صالح محمد صاحب
۱۰۳۷۱ جمعدار آزاد خان
۱۰۳۷۷ چوہدری رحمت اللہ صاحب
۱۰۳۷۹ شیخ قطب الدین احمد صاحب
۱۰۳۸۵ سید محمد یوسف صاحب
۱۰۳۹۰ مولوی عبدالکریم صاحب
۱۰۳۹۳ چوہدری ظفر اللہ خانصاحب
۱۰۳۹۸ سکرٹری صاحب
۱۰۴۰۹ بابو مبارک احمد صاحب
۱۰۴۵۱ مولوی عبدالباقی صاحب
۱۰۴۶۸ افتخار حسین صاحب
۱۰۴۷۰ مسعودہ خاتون صاحبہ
۱۰۴۷۶ مبین الحق صاحب
۱۰۴۸۵ مولوی صدر الدین صاحب

۱۰۴۸۶ فضل الٰہی صاحب ۱۰۴۸۸ وہاب الدین صاحب ۱۰۴۹۰ راجہ خان بہادر صاحب ۱۰۴۹۰ محمد اسمٰعیل صاحب ۱۰۴۹۴ سلیم اللہ صاحب ۱۰۴۹۷ امیر عبدالسلام صاحب ۱۰۴۹۸ منظور احمد صاحب ۱۰۵۰۰ غلام رسول صاحب ۱۰۵۰۱ حکیم نواب خان صاحب
۱۰۵۰۲ بابو رحمت اللہ صاحب ۱۰۵۱۳ چوہدری محمد علی صاحب ۱۰۵۱۹ غلام محمد صاحب ۱۰۵۲۰ محمد سعید صاحب ۱۰۵۲۹ منشی نور الدین صاحب ۱۰۵۴۳ محمد حسن صاحب ۱۰۵۴۹ ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب ۱۰۵۷۸ چوہدری عبداللہ خانصاحب ۱۰۵۹۵ چوہدری محمد عمر صاحب
۱۰۶۰۹ بابو فضل الٰہی صاحب ۱۰۶۰۰ خان منصور احمد خان ۱۰۶۱۶ شیخ بشیر احمد صاحب۔

نیا ایڈیشن چھپ کر تیار ہوگیا! مکمل تبلیغی پاکٹ بک نیا ایڈیشن طبع ہوگیا!

سینکڑوں دلائل اور حوالجات اور کئی مضامین کا مفید اضافہ

کم و بیش ایکسال سے یہ مفید ترین پاکٹ بک ختم ہو چکی ہے اس اثنا میں اسکی مانگ اس قدر رہی کہ بیسیوں درخواستیں بغیر تعمیل پڑی ہوئی ہیں۔ مگر اب کی مرتبہ تاخیر کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس امر کی جد و جہد کیگئی ہے کہ یہ نیا ایڈیشن حتی الامکان ہر لحاظ سے مکمل اور اپ ٹو ڈیٹ ہو۔ یعنی نہ صرف مخالفین کے کل اعتراضات کا جواب ہی آجائے بلکہ اور بھی کئی ایک ضروری مضامین بہم پہنچائے جائیں سو الحمد للہ کہ بفضلہ تعالیٰ اس اپنے مقصد عظیمہ میں بہت حد تک کامیاب ہوگیا ہوں۔

اخویم مکرم ملک عبد الرحمن صاحب خادم گجراتی کی مخلصانہ مساعی جمیلہ نے اس ایڈیشن کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ نئے سے نئے حوالے نئے سے نئے اعتراضات کے جواب اور نئے سے نئے دلائل سینکڑوں بہم ایسے پہنچائے ہیں کہ جو احباب اور مخالفین کے وہم و گمان میں بھی نہ گذرے ہونگے سب سے بڑی خوبی جسکی میرے دل میں خاص قدر ہے یہ ہے کہ خادم صاحب نے حتی الامکان اس امر کا بھی خاص التزام رکھا ہے کہ مخالفین کے جوابات لکھتے وقت علاوہ الزامی اور تحقیقی جوابات کے حضرت مسیح موعودؑ کی عبارت سے بھی جوابات مرتب کئے ہیں۔ ذیل میں احباب نئے ایڈیشن کے مضامین کا نہایت مختصر سا خاکہ ملاحظہ فرما کر خود ہی اسکی بے انداز خوبیوں اور اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

فہرست مضامین نئی مکمل پاکٹ بک

مضامین		مضامین	
ہستی باری تعالیٰ	حضرت میر محمد اسحاق صاحب فاضل	مذہب شیعہ کے متعلق مختلف مضامین	از مکرم میر محمد اسحاق صاحب و خادم صاحب
قرآن کریم کامل الہامی کتاب	حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم	چکڑالویوں کے متعلق	״ ״ ״
صداقت آنحضرت صلعم	״ ״ ״	وفات مسیح علیہ السلام پر نہایت مبسوط مضامین	مکرم مولوی اللہ دتا صاحب خادم صاحب گجراتی
		سکھ مذہب پر مختلف مضامین	گیانی واحد حسین صاحب
صداقت آنحضرت صلعم از روئے بائبل	مکرم مولوی اللہ دتا صاحب و خادم صاحب	صداقت مسیح موعودؑ از روئے سکھ مذہب	״ ״ ״
الوہیت مسیح ناصری پر مبسوط مضامین	ملک عبد الرحمن صاحب خادم	جنم ساکھی میں تحریف	گیانی واحد حسین صاحب
		بابی مذہب پر جامع مضامین	مکرم مولوی فضل الدین صاحب فاضل
״ ״ ״	میر محمد اسحاق صاحب	پردہ، سود۔ طلاق۔ گانا بجانا وغیرہ	میر محمد اسحاق صاحب فاضل
		مذہب شیعہ کے متعلق مختلف مضامین	״ ״ ״ و خادم صاحب
ابطال تثلیث پر	ملک عبد الرحمن صاحب خادم	چکڑالویوں کے متعلق	خادم صاحب گجراتی۔
کفارہ	״ ״ ״	بابا نانک کا حج کعبہ کا مکمل و مفصل جواب	گیانی واحد حسین صاحب
تحریف بائبل	صداقت مسیح موعودؑ از روئے بائبل		
قرآن کا مسیح اور انجیل کا یسوع	ملک عبد الرحمن صاحب خادم		
عیسائیوں کے مایہ ناز رسالہ التثلیث فی التوحید کا دندان شکن جواب	میر محمد اسحاق صاحب فاضل		
اسلام اور ویدک دہرم	خادم صاحب گجراتی۔		
قدامت وید اور وید الہامی نہیں کئی ایک مضامین مختلف پہلوؤں پر	ملک فضل حسین صاحب		
قدامت روح و مادہ	میر محمد اسحاق صاحب		
تناسخ پر بہم دلائل	مختلف احباب		
صداقت مسیح موعودؑ از روئے وید	مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل		
ویدک دہرم پر ستر۷۰ سوالات	ملک فضل حسین صاحب		

مندرجہ ذیل اہم مضامین کو بھی مکرم خادم صاحب نے خاص محنت کرکے بہت سے مفید اضافوں سے مزیّن کیا ہے

نبوت پر ہر پہلو سے مکمل مضامین۔ صداقت مسیح موعودؑ از روئے قرآن و احادیث وغیرہ۔ الہامات حضرت مسیح موعودؑ پر اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں پر اعتراضات پر مبسوط اور مکمل جوابات خصوصاً پیشگوئی احمد بیگ و ثناء اللہ و عبد الحکیم وغیرہ پر نہایت ہی جامع و مانع نئے اور اچھوتے دلائل۔

غیر مبایعین کے متعلق تمام مضامین مثلاً مسئلہ نبوت۔ کفر و اسلام۔ ائمہ احمدیہ۔ جنازہ پر سیر کن اور تسلی بخش مضامین درج ہیں۔

مجھے افسوس ہے کہ اس مختصر سے اشتہار میں میں اس مکمل پاکٹ بک کی پوری چھوڑ تھوڑی سی تفصیل بھی نہیں دے سکا صرف اتنا اور عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس پاکٹ بک کی ترتیب اور نظر ثانی کرتے وقت غیر احمدیوں اور ثناء اللہ اور آریوں کی پاکٹ بکوں کے جوابات اور اعتراضات کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے جو محض ہماری شاندار پاکٹ بک کی ریس میں اسکی شہرت سے ناجائز فائدہ اٹھانیکے لئے شائع ہوئی ہیں۔ اس نظر ثانی اور مفید اضافات کیوجہ سے باوجود گنجان لکھوانے کے دو سو صفحات پہلے ایڈیشن سے اور بڑھ گئے ہیں دس بارہ صفحات میں اسکی مکمل فہرست مضامین یعنی انڈکس آیا ہے اور موٹی تقسیم کے لحاظ سے مضامین سوا سو سے بھی بڑھ گئے ہیں

پس اس پاکٹ بک میں ہزار ہا تسلی بخش دلائل اور مخالفین کے جملہ مایہ ناز اعتراضات کے ہزار ہا مسکت اور دندان شکن جوابات دریا کو کوزہ میں بند کیا گیا ہے۔ گویا یہ پاکٹ بک سلسلہ احمدیہ کے تمام لٹریچر اور دیگر مذاہب عالم کی مکمل پاکٹ لائبریری ہے جو سفر حضر اور ہر میدان تبلیغ و مناظرہ میں معین و ناصر کا کام دیتی ہے۔ ہر ایک دوست کا فرض ہے کہ اس کو نہ صرف خود ہی حرز جاں بنا دیں بلکہ دوستوں اور عزیزوں کو پر زور نصیحت کریں کہ وہ اس نادر پاکٹ بک کو ہر وقت زیر مطالعہ رکھیں۔ باوجود اس قدر مفید اضافات اور حجم تہائی سے زائد بڑھ جانیکے قیمت وہی سابقہ یعنی عہ رکھی گئی ہے۔ مجلد مراکو عہ غریب دوستوں کی خاطر کاغذ قسم دوم بھی چھپوایا گیا ہے اسکی قیمت عہ ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ کہیں جلد ختم ہونے کے باعث تلخ انتظار میں مبتلا نہ ہونا پڑے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت فرماتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

میاں فخر الدین صاحب ملتانی مالک کتاب گھر قادیان نے اس سال ایک مترجم قرآن شریف شائع کیا ہے۔ مَیں نے اس قرآن شریف کو دیکھا ہے۔ بلکہ آج کل اسی کا ایک نسخہ میرے زیر مطالعہ رہتا ہے۔ اس قرآن شریف کی کتابت اور چھپائی اور کاغذ بہت عمدہ اور دلکش ہیں اور کتابت کے طریق میں یہ اصول مد نظر رکھا گیا ہے کہ ایک مبتدی کے پڑھنے میں بھی آسانی ہے۔ ترجمہ بھی صاف اور عمدہ ہے۔ مجھے میاں فخر الدین صاحب کی اس کوشش کو دیکھکر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر دے اور انکی اس خدمت کو قبول فرماوے۔ آمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد 5-12-34

قرآن کریم کی اصل قیمت چار روپیہ ہے مگر جلسہ اور ماہ رمضان کے موقع کی طفیل بعض احباب کی پر اصرار خواہش اور فرمائش کی بنا پر روپے آٹھ آنے کی گئی ہے اور تین عدد یکمشت خرید نے والے سے مع محصول ۸ نو روپیہ آٹھ آنے لئے جاویں گے۔

یہ رعایت ۱۵ دسمبر سے ۱۰ جنوری ۱۹۳۵ء تک رہیگی۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں:

کتاب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دارالعوام میں ۱۰ دسمبر کو وزیر ہند نے یہ تحریک پیش کی کہ یہ ایوان سلیکٹ کمیٹی کی سفارشات کو ہندوستان کے دستور میں نظر ثانی کے لئے اساس کی حیثیت سے منظور کرتا ہے۔ اور مناسب سمجھتا ہے کہ بل رپورٹ کی عام لائنوں پر پیش کیا جائے۔ یہ تحریک پیش کرتے ہوئے آپ نے ایک لمبی تقریر کی۔ جس میں ارکان کمیٹی کی خدمات کا شاندار الفاظ میں اعتراف کیا۔ اور رپورٹ کے بعض حصوں کی تشریح کرتے ہوئے معترضین کو مطمئن کرنے کی کوشش کی۔ نیز کہا کہ جب تک ہندوستانی والیان ریاست کی ایک معقول تعداد فیڈریشن میں داخل نہ ہو کوئی فیڈریشن قائم نہیں کی جا سکتی۔ آپ نے کہا کہ سیلیکٹ کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ ہندوستان کو ذمہ دار حکومت ضرور دی جائے۔ مگر تحفظات کے ساتھ۔

دارالعوام میں ۱۰ دسمبر کو ایک ممبر نے سوال کیا۔ کہ اپریل سنہ ۳۴ء میں ایوان والیان ریاست ہائے ہند کی طرف سے والسرائے ہند کو جو مکتوب ارسال کیا گیا تھا۔ اور جس میں لکھا تھا۔ کہ وائیٹ پیپر سے ایوان مذکور مطمئن نہیں۔ اسے خفیہ کیوں رکھا گیا۔ نائب وزیر ہند نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس مکتوب پر "خفیہ اور پرسنل" کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کے متعلق ۱۰ دسمبر کو دارالعوام میں ایک ممبر نے کہا کہ چونکہ ان کی اہلیہ بیمار ہیں اس لئے انہیں رہا کر دیا جائے۔ نائب وزیر ہند نے کہا۔ کہ انہیں صحت گاہ کے قریب جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے تا وہ ڈاکٹر کے مشورہ کے مطابق اپنی اہلیہ کو دیکھ سکیں۔ یہ ایسی معقول رعایت ہے کہ میں حکومت ہند کے پاس اس سے آگے بڑھنے کی سفارش نہیں کر سکتا۔ ایک اور ممبر نے کہا۔ کہ انتخابات کے اختتام پر اگر پنڈت جی کو رہا کر دیا جائے۔ تو ہندوستان میں بہت کچھ اطمینان و سکون پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر وزیر ہند نے کہا۔ کہ افسوس میں اس سے زیادہ جواب دینے سے قاصر ہوں۔

سالونیکا کے قریب ایک برطانی جہاز لنگر انداز ہے۔ جس میں ۱۴۰ یہودی مرد و عورتیں ہیں۔ یہ جہاز انہیں جگہ بہ جگہ لئے پھرتا ہے لیکن کوئی ملک انہیں اپنے ہاں رہائش اختیار کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ پہلے یہ لوگ استنبول گئے مگر ترکوں نے ساحل پر قدم رکھنے کی بھی اجازت نہ دی۔ پھر یونانی جزائر کو گئے۔ مگر وہاں بھی حکام نے ساحل کے پاس پھٹکنے کی اجازت نہ دی۔ پھر فلسطین سے بھی یہی جواب ملا۔ اور اب یوگوسلاویہ کی حکومت بھی انہیں داخل نہیں ہونے دیتی۔ ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ وباءو بغضب من اللہ۔

اسمبلی کے صدر کا فیصلہ دہلی سے ۱۱ دسمبر کی اطلاع کے مطابق ۲۴ جنوری سنہ ۳۷ء کو ہوگا۔ اس دوران میں عارضی صدر کا تقرر کیا جائے گا۔ مگر تا حال اس کا بھی فیصلہ نہیں ہوا۔

مراد آباد سے ۹ دسمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ ایک قریبی گاؤں میں ایک شخص معہ اپنی بیوی اور بچے کے رات کو کمرے میں لالٹین جلتا چھوڑ کر سو گیا۔ صبح کے وقت سب مردہ پائے گئے۔ جب لوگ دروازے توڑ کر اندر داخل ہوئے تو کمرہ لالٹین کی گیس سے بھرا ہوا تھا۔ جو ابھی جل رہی تھی۔ اسی گیس سے موت واقع ہوگئی۔

وزارت پرواز برطانیہ لنڈن سے ۱۰ دسمبر کی اطلاع کے مطابق تجویز کر رہی ہے۔ کہ ڈیڑھ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والے ہوائی جہازوں کے ذریعہ ہر روز لنڈن سے ہندوستان میں ڈاک پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میدنا پور نے بنگال کے ایکٹ انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت تازہ احکام نافذ کئے ہیں۔ جن میں بنگالی ہندو بھدر لوگ نوجوانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ضلع میدنا پور کے فلاں فلاں رقبہ میں سائیکل پر سوار نہیں ہو سکتے۔ خاص حالتوں میں ان کو سائیکل چلانے کے لئے پاس دئے جائیں گے۔

صوبہ سی پی میں ناگ پور سے ۱۳ دسمبر کی اطلاع کے مطابق سال مختتمہ ۳۱ مارچ سنہ ۳۶ء میں ۱۷۲ مردوں اور ۵۱۳ عورتوں نے خودکشی کی ۹۹۴ ۱۲ اشخاص سانپ کے ڈسنے اور ۲۰۱ سگ گزیدگی سے جاں بحق ہوئے۔

حکومت ہند نے دہلی سے ۱۲ دسمبر کی اطلاع کے مطابق پارلیمنٹری رپورٹ کے متعلق اپنا مکتوب بنام وزیر ہند ارسال کر دیا ہے جس میں رپورٹ پر مکمل بحث موجود ہے۔

حکومت ایران نے کراچی سے ۱۲ دسمبر کی اطلاع کے مطابق ایک کمیونک شائع کیا ہے جس کے رو سے بیس سے لے کر تیس سال عمر کے ایرانیوں سے یہ اپیل کی ہے۔ کہ اختیاری طور پر فوج میں شامل ہوں۔ کراچی میں مقیم ایرانیوں کو حکم ملا ہے کہ وہ ایرانی قونصل خانے میں حاضر ہوں۔

جمہوریہ ترکیہ کے متعلق عربی اخبارات کے ذریعہ جو خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں جنگی تیاریاں اس قدر زور سے ہو رہی ہیں۔ کہ گویا صبح شام اعلان جنگ ہونے والا ہے۔ ترکی اخبار "جمہوریت" راوی ہے کہ کمال پاشا نے اپنی والدہ کی قبر پر جا کر ان کی برسی منائی۔ اس پر تلوار چڑھائی۔ پھر اسے اٹھا کر بوسہ دیا اور کہا کہ ملت ترکیہ کی حفاظت کے لئے تجھ پر ہی بھروسہ کیا جائے گا۔

حاجی ترنگ زئی کا آتش بیان رفیق کار مولوی بشیر جس نے سنہ ۱۹۳۰ء میں مہمندوں کو اور سنہ ۱۹۳۵ء میں مہمندوں کو حکومت برطانیہ کے خلاف بغاوت پر آمادہ کیا تھا پشاور سے ۱۲ دسمبر کی اطلاع کے مطابق چمرقند میں اپنے اردلی کے ہاتھوں ہلاک کر دیا گیا۔

دارالعوام میں ۱۱ دسمبر کو مسٹر چیمبرلین نے اعلان کیا کہ امریکہ کو قرضہ کی جو قسط ماہ دسمبر میں ادا کی جاتی ہے۔ وہ نہیں کی جا سکے گی۔

وزیر ہند نے سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق جو قرارداد پیش کی تھی۔ لندن سے ۱۲ دسمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ لیبر پارٹی کی طرف سے اس میں یہ ترمیم پیش کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان کے درجہ نوآبادیات کے حق کو تسلیم کر کے اس کے حصول کے لئے آئینی ترقی کے وسائل جلد از جلد پیدا کئے جائیں۔

لاہور میونسپل کمیٹی کی ہفتہ وار رپورٹ ۱۲ دسمبر مظہر ہے کہ شہر لاہور میں ایک ہفتہ کے اندر اندر نمونیہ سے ۵ اموات ہوئیں۔

بنگال گورنمنٹ نے کلکتہ سے ۱۲ دسمبر کی اطلاع کے مطابق مسٹر سبھاش چندر بوس کے طبی معائنہ کے لئے ڈاکٹروں کا ایک بورڈ مقرر کر دیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی